

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

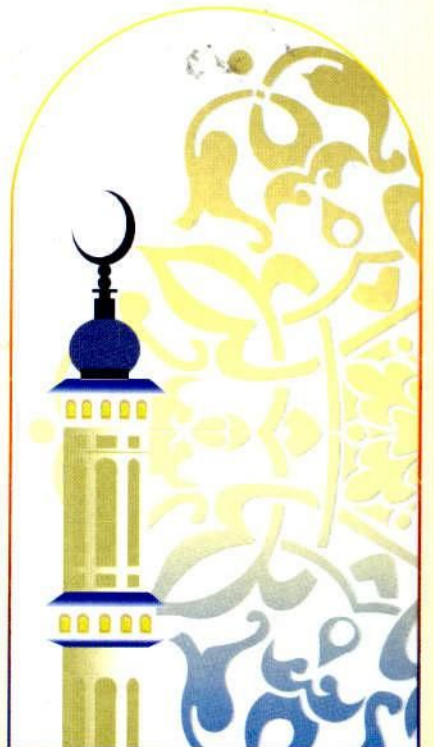
عَرَبِي كَامَعْلِم

اَوَّل

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں الشہید

مکتبۃ البشیر
کراچی - پاکستان



عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عَرَبِي كَامَعْلِم

(حصہ اول)

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں



مکتبۃ البشاری

کراچی - پاکستان

کتاب کا نام : عربی کا معلم (حصہ اول)

مؤلف : مولوی عبدالستار خاں

تعداد صفحات : ۱۲۸

قیمت برائے قارئین : ۳۰/-

سن اشاعت : ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیرٹیہبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوور سیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶ اردو بازار لاہور 042-7124656-7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی 051-5773341-5557926

دارالخلاص، نزد قصبہ خوانی بازار پشاور 091-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلم حصہ اول جدید

۳۲	مؤنث کی قسمیں	۵	دیباچہ
۳۳	سلسلہ الفاظ نمبر ۳	۹	علمائے کرام کی تقریظیں
۳۴	مشق نمبر ۳	۱۴	اشارات و ہدایات
۳۵	عربی میں ترجمہ کریں	۱۶	اصطلاحات
	الدَّرْسُ الْخَامِسُ		الدَّرْسُ الْأَوَّلُ
۳۶	وحدت و جمع	۱۹	کلمہ کے اقسام
۳۷	جمع سالم اور مکسر	۱۹	کلمہ اور اس کی قسمیں
۳۸	سلسلہ الفاظ نمبر ۳	۲۰	اسم کی قسمیں
۳۹	مشق نمبر ۳	۲۰	اسم معرف کی قسمیں
۴۰	عربی میں ترجمہ کریں		الدَّرْسُ الثَّانِي
۴۰	سوالات نمبر ۲	۲۲	حرف تکثیر اور حرف تعریف
	الدَّرْسُ السَّادِسُ	۲۲	ہمزہ الوصل کا تلفظ
۴۲	الْجُمْلَةُ الْأِسْمِيَّةُ	۲۳	حروف شمسیہ و قمریہ
۴۵	سلسلہ الفاظ نمبر ۵	۲۴	سلسلہ الفاظ نمبر ۱
۴۵	ضَمَائِرُ مَرْفُوعَةٌ مُنْفَصِلَةٌ	۲۴	مشق نمبر ۱
۴۶	مشق نمبر ۵	۲۵	سلسلہ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو
۴۸	عربی میں ترجمہ کریں	۲۵	عربی میں ترجمہ کریں
	الدَّرْسُ السَّابِعُ	۲۶	سوالات نمبر ۱
۴۹	مُرَكَّبٌ إِضَافِي		الدَّرْسُ الثَّلَاثُ
۵۱	سلسلہ الفاظ نمبر ۶	۲۸	مرکبات
۵۱	چند حروف جاڑہ	۲۸	مُرَكَّبٌ تَوْصِيفِي
۵۲	مشق نمبر ۶	۲۹	سلسلہ الفاظ نمبر ۲
۵۳	عربی میں ترجمہ کریں	۳۰	مشق نمبر ۲
۵۴	سوالات نمبر ۳	۳۱	عربی میں ترجمہ کریں
	الدَّرْسُ الثَّامِنُ		الدَّرْسُ الرَّابِعُ
۵۶	اوزان کلمات	۳۲	تذکیر و تانیث

۹۵	الدَّرْسُ الثَّلَاثُ عَشَرَ أَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ	۵۹	مشق نمبر ۷
۹۷	سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱	۶۰	الدَّرْسُ الثَّامِسُ جَمْعُ مَكْتَرٍ
۹۷	مشق نمبر ۱۲ (الف)	۶۳	سلسلہ الفاظ نمبر ۷
۹۸	مشق نمبر ۱۲ (ب)	۶۴	مشق نمبر ۸
۹۹	مشق نمبر ۱۲ (ج)	۶۵	جواب جمع میں دو
۱۰۰	عربی میں ترجمہ کریں	۶۶	عربی میں ترجمہ کریں
۱۰۱	ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں	۶۷	سوالات نمبر ۴
۱۰۱	سوالات نمبر ۷		
	الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ الْفِعْلُ	۶۹	الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ اسم کی اعرابی حالتیں
۱۰۳	أَلْفِعْلُ الْمَاضِي الْمَعْرُوفِ	۶۹	مختلف اسموں کی علامات اعراب
۱۰۴	سلسلہ الفاظ نمبر ۱۲	۷۴	سلسلہ الفاظ نمبر ۸
۱۰۷	مشق نمبر ۱۳ (الف)	۷۴	مشق نمبر ۹ (الف)
۱۰۸	مشق نمبر ۱۳ (ب)	۷۶	مشق نمبر ۹ (ب)
۱۰۹	مشق نمبر ۱۳ (ج)	۷۷	عربی میں ترجمہ کریں
۱۱۰	عربی میں ترجمہ کریں		
	الدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ الْفِعْلُ الْمَضَارِعُ	۷۸	الدَّرْسُ الْحَادِي عَشَرَ الإِضَافَةُ (سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)
۱۱۳	مضارع معروف کی گردان	۷۹	ضمیر مجرور متصل
۱۱۵	ضمائر منصوبہ متصلہ ومنفصلہ	۸۱	سلسلہ الفاظ نمبر ۹
۱۱۶	سلسلہ الفاظ نمبر ۱۳	۸۲	مشق نمبر ۱۰
۱۱۷	مشق نمبر ۱۴ (الف)	۸۵	عربی میں ترجمہ کریں
۱۱۸	مشق نمبر ۱۴ (ب)	۸۶	سوالات نمبر ۵
۱۱۹	عربی میں ترجمہ کریں		
۱۲۰	عربی میں ایک خط		
۱۲۱	سوالات نمبر ۸		
		۸۸	الدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ أَسْمَاءُ الْإِضَارَةِ
		۹۱	سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱
		۹۱	مشق نمبر ۱۱
		۹۳	عربی میں ترجمہ کریں
		۹۳	سوالات نمبر ۶

دیباچہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَالْهَمْنَا
فَهُمْ قَوَاعِدَ اللِّسَانِ وَالتَّبْيِينِ. وَأَنْزَلَ لِهْدَايَتِنَا قُرْآنًا بِلِسَانِ
عَرَبِيٍّ مُبِينٍ. وَعَلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

ابا بعد! مگر تین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں بھی عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبین عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جو ان کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔

عربی تعلیم کا پرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں۔

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طالب عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کر سکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے اور وہ بھی اس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے، یہ تو محض اُس قادرِ مطلق کا فضل ہے جس نے اس

عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔ **ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ** ورنہ من آنم کہ من دانم۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی یا پڑھائی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتر شائقین عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے۔ اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی حاصل نہ کر سکتے۔

اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے۔ پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ہائی اسکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کے لیے ایک معقول نصاب ہو جائے۔

سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پا کر پریشان نہ ہوں، اسباق سب آجائیں گے مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصہ ہے۔ اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دیئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اس قدر بڑھادی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قرأت کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائے گا جو اب تک زیر تالیف ہے۔

وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ.

اس حصہ میں صرف پندرہ سبق ہیں۔ مگر آپ تعجب سے دیکھیں گے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے

ترکیب پہچاننے اور عربی سے اردو اور اردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروجہ صرف و نحو کی متعدد کتابیں پڑھانے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی۔ اس کتاب کے ہر حصے کی کلید بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی پر عبور حاصل کر لیا ہے۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالب علم یہ حصہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے مگر ہائی اسکولوں میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لیے چوتھی جماعت کے لیے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا۔ البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی ہی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصے باسانی پڑھا سکتے ہیں۔

بہر حال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹیکسٹ بک کمیٹیاں اور وہ محترم حضرات جن کے اختیار میں کسی مدرسہ کی درس و تدریس و انتخاب کتب درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض ہے اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

ہندوستان کے ہر صوبے کے علمائے کرام، معتمد جرائد و رسائل اور شیدائیان عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیل عربی کے لیے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں ان سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر دیا جائے تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہو جائے۔

یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور ان کے مفید مشوروں کا شکر گزار ہے۔

جَزَاهُمْ اللَّهُ عَنِّي خَيْرَ الْجَزَاءِ.

ان میں سے چند بزرگوں کی قیمتی آراء اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبین عربی کی ترغیب کا موجب ہو اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت نہ ضائع کرنا پڑے۔

خادم الطلبة

عبدالستار خان

بھنڈی بازار۔ بمبئی نمبر ۳

محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

علماء کرام، پروفیسرانِ عربی، معتمد جرائد

اور

شیدایانِ عربی کے تبصرے

۱۔ حضرت العلامة مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی:

یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبینِ عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲۔ حضرت العلامة مولانا مناظر احسن گیلانی، استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد:

جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے میری گردن سے ایک بوجھ اتارا۔

۳۔ حضرت العلامة مولانا خواجہ عبدالحی، سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی:

تجربہ کے طور پر طلباء کو پہلا حصہ پڑھایا۔ میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

۴۔ الاستاذ سید ابوالاعلیٰ مودودی، مدیر ترجمان القرآن لاہور:

لغتِ عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵۔ الادیب اللیب مولانا مولوی محمد ناظم ندوی، استاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ:

ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لیے متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کے ساتھ وقت کی ضرورت کو پورا کر سکے نظر سے نہیں گذری۔ مولانا عبدالستار خان، ہندوستانی طلبہ اور معلمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید، سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کر دی..... ذاتی تجربہ سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی اسکولوں میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ کم از کم مدت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶۔ حضرت علامہ مولانا عبدالقدیر صدیقی، استاذ جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد:

اگر اس کتاب کو امتحان وسطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالواسع استاذ، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد:

مجھے مولوی عبدالقدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸۔ علامہ شیخ عبدالقادر، (ایم۔ اے)، سابق پروفیسر ایلفنسٹن کالج، بمبئی:

کامیاب کوشش ہے۔ اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹۔ حضرت الاستاذ مولانا غلام احمد، صدر مدرس مدرسہ عربیہ جامع مسجد بمبئی:

ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں یہ کتاب داخل کر لی ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰۔ جناب غلام علی صاحب، وکیل ہائی کورٹ، بمبئی:

عربی گرامروں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

۱۱۔ نواب صدور یار جنگ مولانا حبیب الرحمن شروانی، سابق صدر الصدور حیدرآباد:

میں نے کتاب عربی کا معلم کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشرو کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۲۔ جناب مولوی لطف الرحمن سابق اتالیق صاحبزادگان پانگان حیدرآباد:

عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے وہ کسی کو بلکہ کسی یورپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ ایک عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۳۔ جناب مولوی سید محمد صاحب، یحییٰ پور، الہ آباد:

اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہو کر رہے گی اور آخرت میں ثواب عظیم کا باعث۔

۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پرجیت ہائی اسکول سلطان پور لودی:

پنجاب، یوپی وغیرہ میں جو کتاب ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلام عربی آئی ہے۔

آپ کی کتاب کے سامنے بیچ ہیں۔

۱۵۔ مولانا مولوی محمد صدیق کیرانوی:

خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب، کلامِ عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپ نے درج فرمایا ہے وہ کتب مذکورہ میں نہیں ہے۔

۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان، ہیڈ مولوی ہائی اسکول شہراپنڈور:

واقعی عربی آسان ہوگئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

۱۷۔ اخبارز میندار، لاہور:

ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے ہماری رائے میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام سرکاری وغیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہو اپنے نصاب میں داخل کر لیں، ہم پنجاب کی ٹیکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلبہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دے۔

۱۸۔ اخبار الجمعیت، دہلی:

”عربی کا معلم“ واقعی اسمِ باسٹمی ہے۔ کاش کہ مدارسِ عربیہ کے مہتمم اس کو داخلِ نصاب کر لیں۔

۱۹۔ رسالہ ادبی دنیا، دہلی:

جدید طرز پر زبانِ عربی کی تسہیل کے لیے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جا چکی ہیں جو تقریباً سب میری نظر سے گذری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی

عبدالستار خان نے کر دیا ہے اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار مزم، لاہور:

تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروّج کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔

اشارات

۱- مثال دیتے وقت لفظ ”مثلاً“ کے عوض صرف دو نقطے لکھ دئے جائیں گے، اس طرح ”:“

۲- سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائے گا۔

۳- کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لیے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائے گا، مثلاً (سبق ۵-۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق کے دوسرے فقرہ میں تلاش کرو۔

۴- سلسلہ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

ہدایات

۱- جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں۔

۲- ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کر کے جانچیں۔

۳- انگریزی خوانوں کے لیے صرف و نحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائٹل کے

اندرونی حصے میں لکھ دیا گیا ہے، بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں۔
۴۔ بعض باتیں جلدی سمجھ میں نہیں آتیں۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو۔ کسی سے حل کروالو یا ہمت سے قدم آگے اٹھاؤ۔ عجیب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں۔

التماس:

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضع مسائل پر حاوی ہو جائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب علم کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گزارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحو میر وغیرہ کتبِ درسیہ کی طرح قواعد کی عبارتِ زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کا تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائیں گے تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے۔ مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبار پڑھائیں۔ پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ۔

اصطلاحات

- ۱- **حَرَكَة**: جیسے: زبر (ـَ) زبر (ـِ) اور پیش (ـُ) ان میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور اکٹھائنیوں کو ”حَرَكَاتِ ثَلَاثَةِ“ کہتے ہیں۔
- ۲- **مُتَحَرِّك**: حرکت والے حرف کو ”مُتَحَرِّك“ کہتے ہیں۔
- ۳- **سُكُون**: جزم (ـِ) کو کہتے ہیں۔
- ۴- **فَتْحَة** یا **نَصْب**: زبر (ـِ) کو کہتے ہیں۔
- ۵- **كَسْرَة** یا **جَرَّ**: زبر (ـِ) کو کہتے ہیں۔
- ۶- **ضَمَّة** یا **رَفَع**: پیش (ـُ) کو کہتے ہیں۔
- ۷- **تَنْوِين**: دوزبر (ـِ)، دوزیر (ـِ)، دوپیش (ـُ) ان میں سے ہر ایک کو ”تنوین“ کہتے ہیں۔
- ۸- **نُونُ التَّنْوِين**: دوزبر، دوزیر یا دوپیش کے تلفظ میں جونون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُسے ”نون تنوین“ کہتے ہیں جیسے: (أَنْ) (إِنْ) (أُنْ)۔
- ۹- **مَفْتُوح**: وہ حرف جس پر زبر ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ك)۔
- ۱۰- **مَكْسُور**: وہ حرف جس کے نیچے زبر ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ت)۔
- ۱۱- **مَضْمُون**: وہ حرف جس پر پیش ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ف)۔

- ۱۲۔ سَاكِنٌ يَا مَجْزُومٌ: وہ حرف جس پر جزم ہو، جیسے: وَرَدٌ میں (ر)۔
- ۱۳۔ مُشَدَّدٌ: وہ حرف جس پر تشدید (ت) ہو، جیسے: مُحَمَّدٌ میں دوسرا (میم)۔
- ۱۴۔ تَعْرِيفٌ: کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا۔
- ۱۵۔ تَنْكِيرٌ: کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا۔
- ۱۶۔ لَامُ التَّعْرِيفِ: ”اَل“ جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے، جیسے: اَلْكِتَابُ میں ”اَل“۔
- ۱۷۔ مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ: وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو، جیسے: اَلْكِتَابُ۔
- ۱۸۔ وَحْدَتٌ: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو ”واحد“ یا ”مفرد“ کہیں گے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔
- ۱۹۔ تَشْنِيَةٌ: کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد) اس صورت میں اس اسم کو ”مثنیٰ“ یا ”تثنیہ“ کہتے ہیں۔
- ۲۰۔ جَمْعٌ: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں جیسے: رَجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو ”جمع“ یا ”مجموع“ کہتے ہیں۔
- ۲۱۔ اِسْمُ جَمْعٍ: وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مفرد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے، جیسے: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت)۔
- ۲۲۔ تَذْكِيرٌ: کسی اسم کو مذکر بنانا یا کسی اسم کا مذکر ہونا۔
- ۲۳۔ تَانِيْثٌ: کسی اسم کو مؤنث بنانا یا کسی اسم کا مؤنث ہونا۔
- ۲۴۔ حُرُوفٌ تَهْجِيٌّ: الف، با، کا، گ، حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں۔
- ۲۵۔ حُرُوفٌ عَلَتْ: ا، و، ی، حروف علت ہیں۔

۲۶۔ **حروف صحیح**: حروفِ علت کے سوا بقیہ حروفِ تہجی کو حروفِ صحیح کہتے ہیں۔

۲۷۔ **ہَمْزَة**: ایک ہمزہ (ء) تو وہی ہے جو حروفِ تہجی کا ایک حرف ہے۔ دوسرا وہ الف

جو متحرک ہو، جیسے: (أ-إ-أ) یا جزم والا ہو، جیسے: (رَأْسٌ میں الف) ہمزہ کہلاتا

ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرک پر بعض اوقات حرفِ ہمزہ (ء) بھی

لکھتے ہیں، جیسے: رَأْسٌ اور أَمْرٌ۔

۲۸۔ **ہَمْزَة الْوَصْل**: کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں

تلفظ سے ساقط ہو جائے، جیسے: الْكِتَابُ کا ہمزہ وَرَقُ الْكِتَابِ میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی کا معلم حصہ اول

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

کلمہ اور اس کی قسمیں:

تم نے اردو یا فارسی کی صرف و نحو میں کلمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا انہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

۱۔ **بِ** بمعنی لفظ کو کَلِمَة کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے: **اِسْم**، **فِعْل** اور **حَرْف**۔

اِسْم: یہ وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھانہ جائے، جیسے: **رَجُلٌ** (مرد)، **حَامِدٌ** (خاص نام) **صَرَبٌ** (مارنا)، **طَيْبٌ** (اچھا)، **هُوَ** (وہ)، **اَنَا** (میں)۔

فِعْل: یہ وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے، جیسے: **صَرَبَ** (اُس نے مارا)، **ذَهَبَ** (وہ گیا) **يَذْهَبُ** (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔ (نوٹ: اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا، جیسے: **صَرَبٌ** یعنی مارنا، اسم ہے)۔

حَرْف: یہ وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: **مِنْ** (سے)، **عَلَى** (پر)، **فِي** (میں)، **إِلَى** (تک، طرف)، **ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى الْمَسْجِدِ** (زید مسجد کی طرف گیا)۔

اسم کی قسمیں:

۲۔ اسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) نِکْرَة (۲) مَعْرِفَة۔

نِکْرَة: یہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے، جیسے: رَجُلٌ (مرد)، اس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَيْبٌ (اچھا)، اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَيْبٌ کہہ سکتے ہیں۔

مَعْرِفَة: یہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے، جیسے: زَيْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے)، مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام ہے)، الرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

اسم معرفہ کی قسمیں:

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ اسم علم، جیسے: زَيْدٌ، حَامِدٌ، وغیرہ۔

۲۔ اسم ضمیر، جیسے: هُوَ (وہ)، أَنْتَ (تو)، أَنَا (میں)، وغیرہ۔

۳۔ اسم اشارہ، جیسے: هَذَا (یہ)، ذَاكَ (وہ)، وغیرہ۔

۴۔ اسم موصول، جیسے: الَّذِي (جو ایک مرد)، الَّتِي (جو ایک عورت)۔

۵۔ وہ اسم جو مُنَادِي ہو، جیسے: يَا رَجُلُ (اے مرد)، يَا وَلَدُ (اے لڑکے)۔

۶۔ وہ اسم جو مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ ہو (یعنی جس پر الف لام داخل ہو)، جیسے: الْفَرَسُ

(مخصوص گھوڑا)، الرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

۷۔ وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے:
 كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، كِتَابٌ هَذَا (اس کی کتاب)، كِتَابُ الرَّجُلِ
 (مخصوص مرد کی کتاب)۔

تنبیہ: ان مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۸۔ اقسام مذکورہ کے سوا البقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے
 دو بڑی قسمیں یہ ہیں۔

۱۔ اسم ذات: یہ وہ اسم ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو، جیسے:
 اِنْسَانٌ (آدمی)، فَرَسٌ (گھوڑا)، حَجَرٌ (پتھر)۔

۲۔ اسم صفت: یہ وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے، جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)،
 قَبِيحٌ (بدصورت)۔

الدَّرْسُ الثَّانِي

حرف تنکیر اور حرف تعریف

۱۔ عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دو زبر، دو زیر یا دو پیش) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرف تنکیر^۱ سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ ”کوئی ایک“ یا ”ایک“ یا ”کچھ“ کیا جاتا ہے، جیسے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد)، مَاءٌ (کچھ پانی)۔ مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ: بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے، جیسے: مُحَمَّدٌ، عَمْرُو، زَيْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ ”ال“ عربی کا حرف تعریف^۲ ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللَّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور الْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ ہے۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر ”ال“ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہیں۔

۴۔ معرف بِاللَّام کے ما قبل کوئی لفظ آئے تو اُسے اَل کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔

۱۔ جیسا کہ انگریزی میں A ہے۔ ۲۔ جیسے انگریزی میں The ہے۔

اس وقت ال کا ہمزہ جسے ”هَمْزَةُ الْوَصْلِ“ (ا، و، ی) کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائیگا، جیسے: بَابُ الْبَيْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں ”بَابُ الْبَيْتِ“ پڑھنا غلط ہوگا۔
تنبیہ: لام تعریف سے پہلے حرف ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں مگر مِنْ کو زبردیا جاتا ہے، جیسے: عَنَّ کو ”عَنِ الْبَيْتِ“ (گھر سے) اور مِنْ کو ”مِنَ الْبَيْتِ“ (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ معرف باللام کے ماقبل ہو تو نون تنوین کو کسرہ (-) دے کر لام کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے، جیسے: زَيْدٌ (زَيْدُنْ) کے بعد الْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَيْدُ الْعَالِمِ (علم والا زید)۔

تنبیہ: اِبْنُ (لڑکا)، اِبْنَةُ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی ہمزۃ الوصل ہے، جو ماقبل سے ملنے کے وقت گر دیا جاتا ہے، جیسے: هُوَ اِبْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے)، هَذَا اِسْمٌ (یہ ایک نام ہے)، زَيْدٌ اِبْنٌ (زید ایک لڑکا ہے)، حَامِدٌ اِسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر ب اور سُ میں ملا کر پڑھو، جیسے: اَلْاِبْنُ کو اَلْاِبْنُ (اَلْبِنُّ)، اَلْاِسْمُ کو اَلْاِسْمُ (اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرف شمسی میں مدغم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کے بجائے حرف شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرف شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے، جیسے:

الشَّمْسُ (سورج)، الرَّجُلُ وغیرہ۔ حروف شمشیہ یہ ہیں: ت ث د ذ ر ز س
ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ ان کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں الْقَمَرُ (چاند)
الْجَمَلُ (اونٹ)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱

متنبیہ: ذیل کے اسموں پر حرف تعریف لگا کر بھی تلفظ کریں۔

تَمْرٌ کھجور	بَيْتٌ گھر	إِنْسَانٌ آدمی
حَسَنٌ اچھا، خوبصورت	جَاهِلٌ جاہل، بے علم	ثَمْرٌ پھل
ذَنْبٌ گناہ	دَرْسٌ سبق	حُبْرٌ روٹی
سَهْلٌ آسان	زَكَاةٌ زکوٰۃ	رَسُوْلٌ پیغمبر
ضَوْءٌ روشنی، چمک	صَلَاةٌ نماز	شَيْءٌ چیز
عَادِلٌ انصاف کرنے والا	ظَالِمٌ ظلم کرنے والا	طَيْبٌ اچھا، پاک
فَبِيْحٌ بُرا، بدصورت	فَاسِقٌ بدکار	غَفُوْرٌ بڑا بخشنے والا
مَاءٌ پانی	لَبَنٌ دودھ	كَرِيْمٌ بزرگ، سخی
هَرٌّ بلا	وَلَدٌ لڑکا	نَهَارٌ دن
أَوْ یا	وَ اور	يَوْمٌ دن

مشق نمبر ۱

متنبیہ: بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت

نہ پڑھو، جیسے: اَلْبَيْتُ كَوِ الْبَيْتِ، الزَّكْوَةُ كَوِ الزَّكْوَةِ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کر لیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر، جیسے: حُبِزٌ وَ لَبْنٌ.

سلسلہ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو

- | | | |
|-------------------------------|---------------------------|---------------------------------|
| ۱. اَلْبَيْتُ. | ۲. التَّمْرُ. | ۳. الصَّلَاةُ وَالزَّكْوَةُ. |
| ۴. حُبِزٌ وَ لَبْنٌ. | ۵. صَالِحٌ أَوْ فَاسِقٌ. | ۶. الْحَسَنُ أَوِ الْقَبِيحُ. |
| ۷. الْمَاءُ وَالْحُبْزُ. | ۸. التَّمْرُ وَاللَّبْنُ. | ۹. جَاهِلٌ وَعَالِمٌ. |
| ۱۰. الْإِنْسَانُ وَالْفَرَسُ. | ۱۱. دَرَسٌ وَ كِتَابٌ. | ۱۲. الْعَادِلُ أَوِ الظَّالِمُ. |
| | ۱۳. جَمَلٌ وَ فَرَسٌ. | |

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ: ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ ”کوئی“ یا ”ایک“ یا ”کچھ“ نہ لگا ہو تو اس کے ترجمے میں حرف تعریف لگاؤ۔

- | | |
|--------------------------------------|---------------------------|
| ۱۔ کوئی ایک گھوڑا۔ | ۲۔ کوئی ایک آدمی۔ |
| ۳۔ ایک مرد اور ایک گھوڑا۔ | ۴۔ کچھ روٹی اور کچھ پانی۔ |
| ۵۔ ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر۔ | ۶۔ نماز اور عالم۔ |
| ۷۔ نیک یا بد۔ (اچھا یا برا) | ۸۔ آدمی یا گھوڑا۔ |

- ۹۔ دودھ اور روٹی۔
۱۰۔ ایک انسان اور ایک گھوڑا۔
۱۱۔ بد صورت اور خوب صورت۔
۱۲۔ ایک بلا اور ایک لڑکا۔
۱۳۔ چاند اور سورج۔
۱۴۔ اونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ۱

- ۱۔ کلمہ کی تعریف کرو۔
۲۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
۳۔ اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟
۴۔ زمانے کتنے ہیں؟
۵۔ الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو:
هُوَ مِنْ صَرَبَ يَذْهَبُ
بَلَدٌ (شہر) الْفَرَسُ إِلَى سَمِعُ (سننا)
۶۔ اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
۷۔ اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟
۸۔ ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو:

زَيْدٌ مَكَّةُ بَلَدٌ رَجُلٌ
الطَّيِّبُ نَحْنُ (ہم) الْفَرَسُ حَسَنٌ
قَبِيحٌ هَذَا.

- ۹۔ مذکورہ الفاظ میں کون کونسی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟
- ۱۰۔ اَلْ کے ”ا“ کو کیا کہتے ہیں؟
- ۱۱۔ هُوَ كَوَالْوَلَدِ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔
- ۱۲۔ اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟
- ۱۳۔ نون تنوین کسے کہتے ہیں؟
- ۱۴۔ تنوین والا لفظ معرف باللام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟
- ۱۵۔ حروف قمریہ کون سے ہیں اور حروف شمسیہ کون سے؟

الدَّرْسُ الثَّلَاثُ

مرکبات

- ۱- دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو ”مُرَكَّبٌ“۔
- ۲- مرکب دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) ناقص اور (۲) تام۔
- (۱) **مرکب ناقص**: یہ وہ ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جائے نہ خواہش بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو، جیسے: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) اور كِتَابٌ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔
- (۲) **مرکب تام**: یہ وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آجائے، جیسے: الرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِ الْكِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ ارْزُقْنِي (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مرکب تام کو ”جملہ“ یا ”کلام“ بھی کہتے ہیں۔
- ۳- مرکب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے: توصیفی، اضافی، عددی وغیرہ جن میں سے مرکب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکبات ناقصہ نیز جملے کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَكَّبٌ تَوْصِيفِيٌّ:

- ۴- جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے، جیسے:

رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھیں اس مثال میں لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۵۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزء اسم ذات (جاندار اور بے جان چیزوں کی ذات کا نام) ہوتا ہے اور دوسرا اسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں ”رَجُل“ اسم ذات ہے اور ”صَالِح“ اسم صفت۔

۶۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزء کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں ”رَجُل“ موصوف ہے اور ”صَالِح“ صفت ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ، جیسے: رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزء نکرہ ہیں۔ ”الرَّجُلُ الصَّالِحُ“ دونوں جزء معرفہ ہیں۔

۸۔ جواعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۹۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزء ہوا کرتے ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲

بُستَانٌ	باغ	كَبِيرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر، دریا	عَمِيقٌ	گہرا
بَطِيخٌ	تربوز، خر بوزہ	رَدِيءٌ	نکما
تَفَاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ

۱۔ اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئے گی۔

میٹھا	حُلُو	انار	رُمَّانٌ
چوڑا	عَرِيضٌ	بڑا راستہ، شاہراہ	شَارِعٌ
مضبوط	مَشِيدٌ	محل، حویلی	قَصْرٌ
ستھرا	نَظِيفٌ	جگہ	مَحَلٌّ
کشادہ	وَسِيعٌ	مسجد	مَسْجِدٌ
بزرگی والا، بڑا، شاندار	عَظِيمٌ	بادشاہ	مَلِكٌ
کھارا، نمکین	مَالِحٌ يَامِلِحٌ	پیر	جُبْنٌ
چھوٹا	صَغِيرٌ	قلم	قَلَمٌ
سرخ	أَحْمَرٌ (بغیر تون کے) سرخ	گلاب کا پھول	وَرْدٌ

تنبیہ: اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب تو صیفی تیار کر سکتے ہو۔

مشق نمبر ۲

۱. اللَّهُ الْعَظِيمُ.
۲. الرَّسُولُ الْكَرِيمُ.
۳. قَصْرٌ عَظِيمٌ.
۴. الْبَيْتُ الصَّغِيرُ.
۵. بُسْتَانٌ نَظِيفٌ.
۶. تَمْرٌ حُلُو.
۷. التَّمْرُ الحُلُو.
۸. مَلِكٌ صَالِحٌ.
۹. الْبَحْرُ المَالِحُ.
۱۰. شَيْءٌ طَيِّبٌ.

۱۱. الرَّجُلُ الطَّيِّبُ .
 ۱۲. مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ .
 ۱۳. رَبُّ غَفُورٌ .
 ۱۴. ذَنْبٌ عَظِيمٌ .
 ۱۵. رَجُلٌ قَبِيحٌ .
 ۱۶. الْجُبْنُ الرَّدِيُّ .
 ۱۷. خُبْزٌ جَيِّدٌ وَتَمْرٌ حُلُوٌّ .
 ۱۸. تَفَاحٌ أَحْمَرٌ .
 ۱۹. الرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِيمُ .
 ۲۰. الْبَطِيخُ الْحُلُوُّ .
 ۲۱. الْوَرْدُ الْأَحْمَرُ .

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱- مضبوط مکان۔
 ۲- چھوٹا گھر۔
 ۳- بد صورت مرد۔
 ۴- چوڑا راستہ۔
 ۵- میٹھا دودھ۔
 ۶- شاندار محل۔
 ۷- آسان سبق۔
 ۸- ایک میٹھا پھل۔
 ۹- چھوٹی جگہ۔
 ۱۰- عمدہ گھوڑا۔
 ۱۱- کشادہ گھر۔
 ۱۲- کوئی ایک نیک مرد۔
 ۱۳- ایک خوبصورت پھول۔
 ۱۴- ایک خوبصورت گھوڑا۔
 ۱۵- انصاف کرنے والا بادشاہ۔
 ۱۶- عمدہ روٹی یا اچھا دودھ۔
 ۱۷- ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا۔
 ۱۸- بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیر و تانیث^۱

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ مُذَكَّرٌ، ۲۔ مُؤنَّثٌ، جیسے: اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے، اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے۔

۲۔ اسم مذکر کے آخر میں ”ة“ (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہو جاتا ہے جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہو گیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ، مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ۔ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (لی) یا الف مدودہ (-اء) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنِي (بہت خوبصورت عورت)، زَهْرَاءُ (آب و تاب والی)۔ (نوٹ: فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں)۔

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: (نوٹ: ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں):

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے، جیسے: اُمُّ (ماں)، عَرُوسٌ (دلہن)، هِنْدٌ (ایک عورت کا نام، ہندوستان)۔

۱۔ دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳۔

(ب) ملکوں کے نام، جیسے: مِصْرُ (بغیر تینوں کے۔ ملک مصر)، الشَّامُ (ملک شام)، اَلرُّومُ (ملک روم)۔

(ج) اُن اعضاء کے نام جو جفت جفت ہیں، جیسے: يَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پاؤں)، اُذُنٌ (کان)، عَيْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں:

اَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِيحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ”ة“ ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہوتا ہے اس لیے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں، جیسے: طَرْفَةٌ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِيفَةٌ (مسلمانوں کا بادشاہ)، عَلَامَةٌ (بہت بڑا عالم)۔

۶۔ یاد رکھیں جس طرح اعراب اور تعریف و تکمیل میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳

بَلَدَةٌ	شہر	اَلْحَكِيمُ	حکمت سے بھرا ہوا، دانا
----------	-----	-------------	------------------------

۱۔ تمام حروف تہجی کے نام (اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، جِيمٌ، حَاءٌ وغیرہ) مؤنث سماعی میں شامل ہیں۔

سَدِیدٌ	سخت	صَادِقٌ	سچا
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	طَوِيلٌ	لمبا
عَارِبٌ	غروب ہونے والا	فَرِيضَةٌ	فرض، ضروری کام
فَاطِمَةٌ	(بغیر تینوں کے) خاص نام عورت کا	الْقُرْآنُ	قرآن (شریف)
قَصِيرٌ	کوتاہ	قَلْبٌ	دل
مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا	مُوقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
نَهْرٌ	نہر، ندی		

مشق نمبر ۳

۱. النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ.
۲. لَيْلَةٌ طَوِيلَةٌ.
۳. الْقُرْآنُ الْحَكِيمُ.
۴. رِيحٌ شَدِيدَةٌ.
۵. الْخَلِيفَةُ الْعَادِلُ.
۶. بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ.
۷. دَارٌ عَظِيمَةٌ.
۸. نَارٌ مُوقَدَةٌ.
۹. ابْنَةٌ صَالِحَةٌ.
۱۰. هِنْدٌ الصَّادِقَةُ.
۱۱. الْعُرُوسُ الْحَسَنَةُ.
۱۲. الشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْعَارِبُ.
۱۳. الصَّلَاةُ الْفَرِيضَةُ.
۱۴. فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ.
۱۵. ابْنَةُ الْحُسَيْنِ.
۱۶. حَرْبٌ طَوِيلَةٌ.
۱۷. طَرْفَةُ الشَّاعِرِ.
۱۸. رَشِيدٌ الْعَلَامَةُ.

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ ایک خوبصورت لڑکی۔
- ۲۔ نیک خلیفہ۔
- ۳۔ دانا مرد۔
- ۴۔ فرض زکوٰۃ۔
- ۵۔ کوئی ایک فرض نماز۔
- ۶۔ ایک چھوٹی رات۔
- ۷۔ بڑا دن۔
- ۸۔ اچھی چیز۔
- ۹۔ بد صورت دُہن۔
- ۱۰۔ غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند۔
- ۱۱۔ تند ہوا۔
- ۱۲۔ دراز ندی۔
- ۱۳۔ لمبی لڑائی۔
- ۱۴۔ کوتاہ ہاتھ۔
- ۱۵۔ ایک اطمینان والا دل۔
- ۱۶۔ محمد جو نیک ہے۔
- ۱۷۔ بہت علم والی فاطمہ۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ

وحدت و جمع

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) واحد یا مفرد: جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

(۲) تثنیہ: جو دو پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)۔

(۳) جمع: جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد)۔

۲۔ واحد کے آخر میں اِنِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۲۱۰) یا اَيْنِ (حالتِ نصبی

و جزی میں۔ دیکھو سبق ۲۱۰) بڑھانے سے تثنیہ ہو جاتا ہے، جیسے: مَلِكٌ (ایک

بادشاہ)، مَلِكَانِ یا مَلِكَيْنِ (دو بادشاہ)۔ اسی طرح مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا

مَلِكَتَيْنِ۔

تثنیہ: صرف و نحو کی مروجہ کتابوں میں اِنِ اور اَيْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے

ساتھ اس طرح لکھتے ہیں ”الف ما قبل مفتوح اور نون مکسور“ یا ”یائے ما قبل مفتوح اور

نون مکسور“ لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کے لیے مذکورہ علامت کا لکھنا

مناسب جانا۔ اِنِ اور اَيْنِ کے تلفظ کے لیے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ کی

آواز ملا کر ”ان“ اور ”این“ کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئیں گی ہر

۱۔ بخلاف انگریزی و فارسی وغیرہ کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

جگہ اسی طرح تلفظ کر لیا کرو۔

۳۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے: (۱) جمع سالم [الْجَمْعُ السَّالِمُ] (۲) جمع مکسر [الْجَمْعُ الْمُكْسَرُ]: توڑی ہوئی جمع]۔

جمع سالم: وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہ کر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکر جس کے آخر میں **ـُ** وَنَ (حالتِ رَفْعی میں) یا **ـِ** يْنِ (حالتِ نَصْبی وجرّی میں) بڑھائیں، جیسے: مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُونَ یا مُسْلِمِينَ۔
(۲) مؤنث جس کے آخر میں **ـَا** اِثْ (حالتِ رَفْعی میں) یا **ـِ** اِثْ (حالتِ نَصْبی وجرّی میں) بڑھایا جائے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسر: وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی ہے یعنی بدل^۱ جاتی ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیئے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات و سکنات میں تغیر و تبدل ہو جاتا ہے، جیسے: نَهْرٌ سے اَنْهَرٌ، رَجُلٌ سے رَجَالٌ، وَزِيرٌ سے وُزَرَاءٌ، كِتَابٌ سے كُتُبٌ، خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشْبٌ وغیرہ۔ جمع مکسر کا مفصل بیان سبق ۹ میں ہوگا۔

تنبیہ ۲: بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکر کی طرح بھی آتی ہے مثلاً: سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُونٌ یا سِنِينَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

۱۔ مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے، جیسے: فُلُكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی ہے۔ ان کا شمار بھی جمع مکسر میں ہے۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے۔ (سبق ۱۰ تثنیہ ۲)

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لیے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں، جیسے: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا، جیسے: قَوْمٌ صَالِحُونَ۔

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبق میں تم پڑھ چکے ہو اعراب، تعریف و تنکیر اور تذکیر و تانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت، تثنیہ و جمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہیے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لو گے)۔

لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے، اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَيَّامٌ مَّعْدُودَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَيَّامٌ مَّعْدُودَاتٌ بھی۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳

آلَاتِي	آئندہ، آنے والا	آيَةٌ	نشان، قرآن کی آیت
بَيِّنَةٌ	ظاہر، کھلی ہوئی	الْجَارِي	رواں، بہنے والا

۲۔ عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلاء میں ہے، باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

محلّہ	حَارَةٌ	گزشتہ	الْمَاضِي
نانا بانی (روٹی پکانے والا)	خَبَّازٌ	خدمت گار، نوکر	خَادِمٌ
تھکا ماندہ	تَعَبَانٌ	درزی	خَيَّاطٌ
مہینہ	شَهْرٌ	ناخوش، ناراض	زَعْلَانٌ
کھیلنے والا	لَاعِبٌ	کابل، ست	كَسْلَانٌ
خوش دل	مَبْسُوطٌ	چمکدار	لَامِعٌ
سہارا لگائے ہوئے	مُسْنَدٌ	مختی، چست	مُجْتَهِدٌ
اندھیرا، اندھیرا کرنے والا	مُظْلِمٌ	مشغول، مصروف	مَشْغُولٌ
روشن، روشن کرنے والا	مُنِيرٌ	سکھانے والا، اُستاد	مُعَلِّمٌ
		بڑھتی	نَجَّارٌ

مشق نمبر ۳

۱. الْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ.
۲. الْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ.
۳. الْمُعَلِّمُونَ الصَّالِحُونَ.
۴. مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ.
۵. اللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ.
۶. قَمَرٌ مُنِيرٌ.
۷. الشَّمْسُ الْمُنِيرَةُ.
۸. الْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ.
۹. السَّنَةُ الْمَاضِيَةُ.
۱۰. الشَّهْرُ الْجَارِي.
۱۱. الْأَنْهَرُ الْجَارِيَةُ.
۱۲. حَارَاتٌ نَظِيفَةٌ.

۱. اور ۲. تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اس کی صفت واحد مونث ہے۔

۱۳. حَيَاطَةٌ كَسْلَانَةٌ
 ۱۴. الْإِبْتِنَانِ اللَّاعِبَتَانِ.
 ۱۵. ابْنَانِ تَعْبَانَتَانِ.
 ۱۶. رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ.
 ۱۷. السِّنُونُ الْآتِيَةُ.
 ۱۸. الْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيرَةُ.
 ۱۹. آيَاتُ بَيِّنَاتُ ☆
 ۲۰. زَيْدُ الزَّعْلَانِ.
 ۲۱. عَمْرُو الْإِمْبَسُوطِ.
 ۲۲. النَّجَارُونُ الْكَسْلَانُونَ وَالْحَادِمُونَ الْمُجْتَهِدُونَ.
 ۲۳. خُشْبٌ مُسْنَدَةٌ.^{هـ}

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱- ایک چمکدار آنکھ۔
 ۲- دو محنتی مرد۔
 ۳- مشغول نانبائی۔
 ۴- دو تھکے ہوئے بڑھئی۔
 ۵- روشن دن۔
 ۶- خوبصورت درز نہیں۔
 ۷- تھکے ہوئے نوکر۔
 ۸- سست درزی۔
 ۹- بہتی نہریں۔
 ۱۰- بڑے جانور۔
 ۱۱- سال رواں۔
 ۱۲- ماہ گذشتہ۔
 ۱۳- گزرے ہوئے سال۔
 ۱۴- خوش دل خادم۔

سوالات نمبر ۲

- ۱- مرکب کسے کہتے ہیں؟
 ۲- مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
 ۳ سے ۵ تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اس کی صفت واحد مونث ہے۔
 ☆ موصوف غیر عاقل کی جمع اور اس کی صفت بھی جمع ہے۔

۳۔ مرکب تو صیغی کیا ہے؟ اور اس کے ہر ایک جزء کو کیا کہتے ہیں؟
 ۴۔ صفت کو کون کونسی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیے؟ اور مشتقی صورتیں کون کونسی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔

۵۔ علامات تانیث کیا ہے؟

۶۔ کون سے الفاظ بغیر علامت تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں؟

۷۔ علامت تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟

۸۔ تشنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

۹۔ جمع مکسر کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

۱۰۔ نَهْرٌ، رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسر کیا ہے؟

۱۱۔ سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟

۱۲۔ اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب تو صیغی بناؤ:

قَمَرٌ	شَمْسٌ	عِنَبٌ (انگور)	لَبَنٌ
عَسَلٌ (شہد)	حَرْبٌ	أَرْضٌ	بِنْتَانِ
رِجَالٌ	سِنُونٌ	كُتُبٌ	أَيَّامٌ
حُلُوٌ	صَالِحٌ	نَافِعٌ	مُنِيرٌ
مُدَوَّرٌ (گول)	مَاضِيَةٌ	جَارِيَةٌ	

الدَّرْسُ السَّادِسُ

الْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ

۱- تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۲) اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: اِسْمِيَّةٌ اور فِعْلِيَّةٌ۔

جملہ اسمیہ: (الْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزء اسم ہو، جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔

جملہ فعلیہ: (الْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزء فعل ہو، جیسے: حَسَنٌ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)۔

ذیل میں جملہ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملہ فعلیہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا۔

جملہ اسمیہ میں عموماً پہلا جزء معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کی مثال میں ”زَيْدٌ“ اسم معرفہ ہے اور ”حَسَنٌ“ اسم نکرہ۔

تنبیہ: جملہ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزاء تعریف و تنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملہ اسمیہ میں پہلا جزء معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثال مذکورہ میں اگر پہلے جزء زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)، یا دوسرے جزء حَسَنٌ پر اَل لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَيْدٌ الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملہ اسمیہ کا دوسرا جزء ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے۔^۱ تو جائز ہے کہ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزء بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا يُوسُفُ (میں یوسف ہوں)، یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے، جیسے: الرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے) الرَّجَالُ هُمُ الصَّالِحُونَ (مرد نیک ہیں) اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب تو صیغی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۲: جیسا کہ فارسی میں ”است، اند“ وغیرہ اور اردو میں ”ہے، ہیں“ وغیرہ کلمات ربط ہیں، اس طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زَيْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں: ”زید عالم ہے“

۳۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جزء کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتے ہیں۔

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی واحد، تشنیہ و جمع اور تذكیر و تانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً:

الرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے	مبتدا	واحد	مذکر	عاقل
الرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچے ہیں	=	تشنیہ	=	=
الرِّجَالُ صَادِقُونَ	بہت مرد سچے ہیں	=	جمع	=	=
الْمَرْأَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچی ہے	=	واحد	مؤنث	=
الْمَرْأَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتیں سچی ہیں	=	تشنیہ	=	=
النِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتیں سچی ہیں	=	جمع	=	=

^۱ جیسے اسم علم یا ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔

الرِّيحُ شَدِيدَةٌ ہوا تند ہے مبتدا واحد مؤنث غیر عاقل
 الرِّيحَانِ شَدِيدَتَانِ دو ہوائیں تند ہیں = تشنیہ = =
 الرِّيحِ شَدِيدَةٌ ہوائیں تند ہیں = جمع = =

تنبیہ ۳: مذکورہ مثالوں میں اگر دوسرے جزء کو مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ کر دیں یا پہلے جزء پر سے ”اَل“ نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہو جائیں گی۔

۶۔ اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مؤنث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جائے گا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی، جیسے: **الْإِبْنُ وَالْإِبْنَةُ حَسَنَانِ** (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)۔

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکب، مفرد کی مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکب کی مثالیں یہ ہیں:

الرَّجُلُ الطَّيِّبُ - حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) مبتدا مرکب توصیفی ہے
 زَيْدٌ - رَجُلٌ طَيِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی ہے۔

۸۔ جملہ اسمیہ پر ”مَا“ یا ”لَيْسَ“ داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِ لگا کر خبر کو جز دیتے ہیں۔ اس بِ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، جیسے: **مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ** (زید عالم نہیں ہے)، **لَيْسَ زَيْدٌ بِرَجُلٍ** **فَيَسِج** (زید بُرا مرد نہیں ہے)۔

۹۔ جملہ اسمیہ پر اکثر حرفِ اِنِّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے، جیسے: **إِنَّ الْأَرْضَ مُدَوَّرَةٌ** (بیشک زمین گول ہے)۔

تنبیہ ۴: کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس پر ”ہَل“ یا ”أ“ لگا دو، جیسے: **أَزِيدُ عَالِمٌ؟** (کیا زید عالم ہے)، **هَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ؟** (کیا مرد عالم ہے)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۵

بَقْرٌ	(اسم جنس) گائے، بیل	یا (استفہام کے موقع پر)	أَمْ
جَدِيدٌ	نیا	ہاں کیوں نہیں	بَلَى
جَالِسٌ، قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا	بہت ہی	جِدًّا
شَاةٌ	بکری	تگہبانی کرنے والا	حَارِسٌ
قَائِمٌ	کھڑا	ہاتھی	فَيْلٌ
كَلْبٌ	کتا	پرانا	قَدِيمٌ
مُؤْمِنٌ	ایماندار، مسلمان	مشہور	مَشْهُورٌ، مَعْرُوفٌ
ضَخْمٌ	بڑی جسامت والا	ہاں، جی ہاں	نَعَمْ

ضَمَائِرُ مَرْفُوعَةٍ مُنْفِصِلَةٌ

متکلم	مخاطب	غائب		
أَنَا (میں ایک مرد)	أَنْتَ (تو ایک مرد)	هُوَ (وہ ایک مرد)	واحد	
نَحْنُ (ہم دو مرد)	أَنْتُمَا (تم دو مرد)	هُمَا (وہ دو مرد)	تثنیہ	مذکر
نَحْنُ (ہم بہت مرد)	أَنْتُمْ (تم بہت مرد)	هُمْ (وہ بہت مرد)	جمع	

واحد	ہی (وہ ایک عورت)	أَنْتِ (تو ایک عورت)	أَنَا (میں ایک عورت)
مثنیٰ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	أَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	أَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	نَحْنُ (ہم بہت عورتیں)

تنبیہ ۵: یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لیے انہیں مرفوع فرض کر لیا گیا (دیکھو سبق ۶-۴) اور چونکہ تلفظ میں مستقل ہیں اس لیے منفصل کہلاتی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ”اَنَا“ کو ہمیشہ ”اَنَّ“ بغیر الف کے پڑھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۵

تنبیہ ۶: بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کریں جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداء حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

۱. الْوَلَدُ قَائِمٌ.

۲. الْإِبْنَةُ جَالِسَةٌ.

۳. هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ؟

۴. هَلِ الْإِبْنَةُ قَائِمَةٌ؟

۵. أَهَذَا الرَّجُلُ نَجَارٌ أَمْ خَبَّازٌ؟

۶. أَطَرَفَةٌ شَاعِرٌ؟

۷. هَلْ أَنْتُمْ خِيَّاطُونَ؟

۸. هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ؟

نَعَمْ! هُوَ قَائِمٌ.

لَا! هِيَ جَالِسَةٌ.

هُوَ خَبَّازٌ مَا هُوَ بِنَجَّارٍ.

نَعَمْ! هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوفٌ.

مَا نَحْنُ بِخِيَّاطِينَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُونَ.

نَعَمْ! هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ.

۹. اَنْتِ یُوْسُفُ الْعَلَّامَةُ؟ اَنَا یُوْسُفُ لَكِنْ مَا اَنَا بِعَلَّامَةٍ .
۱۰. هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسَلَانَةٌ؟ لَا! هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ .
۱۱. هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيفَةٌ؟ نَعَمْ! هِيَ حَارَاتٌ نَظِيفَةٌ .
۱۲. أَلَيْسَ الْبَقْرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ؟ بَلَى! الْبَقْرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا .
۱۳. إِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ .
۱۴. إِنَّ الْمَرْأَةَ الصَّالِحَةَ جَالِسَةٌ .
۱۵. إِنَّ الْمَرْأَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ .
۱۶. إِنَّ الْمُعَلِّمِينَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُونَ .

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

- الَّذَارُ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ
- أَلَيْسَ لَيْسَ بِ كَسَلَانَةٌ
- هَلِ النَّجَارُ أَنَا
- نَعَمْ هُوَ هُمَا
- هَلِ كَسَلَانٌ؟ هَلِ الْإِبْنَةُ أُمُّ
- أَلَيْسَ الْكَلْبُ بِ؟ الشَّاةُ وَالْكَلْبُ
- بَلَى حَارِسٌ الْخِيَاطُ وَالْخِيَاطَةُ
- الْقَيْلُ ضَخْمٌ أَهَذَا الْوَلَدُ أُمُّ
- الْمَرْءُ الصَّادِقُ إِنَّ مُجْتَهِدٌ

الإبنتان إِنَّ كَسَلَاتِنِ
 إِنَّ مُجْتَهَدَاتُ

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱- کیا لڑکا کھڑا ہے؟
- ۲- کیا لڑکی بیٹھی ہے؟
- ۳- کیا دولڑکے حاضر ہیں؟
- ۴- کیا وہ لڑکیاں ایماندار ہیں؟
- ۵- کیا عورتیں سچی ہیں؟
- ۶- کیا معلم غائب ہے؟
- ۷- کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟
- ۸- کیا وہ یوسف ہے؟
- ۹- کیا تو محمود ہے؟
- ۱۰- کیا مکان پرانا ہے؟
- ۱۱- کیا وہ عورتیں درز نہیں ہیں؟
- ۱۲- تم عالم ہو یا جاہل؟
- ۱۳- کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے؟
- ۱۴- کتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟
- نہیں! وہ بیٹھا ہے۔
- نہیں! وہ کھڑی ہے۔
- جی ہاں! وہ دونوں حاضر ہیں۔
- جی ہاں! وہ دونوں ایماندار ہیں۔
- جی ہاں! وہ سچی ہیں۔
- نہیں! معلم حاضر ہے۔
- نہیں! وہ درزی ہیں۔
- جی ہاں! وہ یوسف ہے۔
- نہیں! میں حامد ہوں۔
- نہیں! مکان نیا ہے۔
- نہیں! وہ اُستانیاں ہیں۔
- ہم جاہل نہیں ہیں۔
- کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے۔
- کتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ

مُرَكَّبٌ إِضَافِيٌّ

- ۱۔ جس مرکب میں دونوں جزء اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اسے مرکب اضافی کہتے ہیں۔ مثلاً: كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، خَاتَمُ فَضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)، مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)۔
- ۲۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (الإِضَافَةُ) ہے۔
- ۳۔ مرکب اضافی کے پہلے جزء کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مضافِ الیہ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے۔
- ۴۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (ال) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مضافِ الیہ کے (دیکھو اوپر کی مثالیں)۔
- ۵۔ مضافِ الیہ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے۔
- ۶۔ مضاف ہمیشہ مضافِ الیہ سے پہلے آتا ہے۔
- ۷۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا (دیکھو سبق ۳-۸) بلکہ جملے کا جزء ہوا کرتا ہے۔ مثلاً: مَاءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے میں مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر۔
- ۸۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضافِ الیہ ہوتے ہیں، جیسے: بَابٌ بَيَّتِ

الْأَمِير (امیر کے گھر کا دروازہ)، بَابُ بَيْتِ ابْنِ الْوَزِيرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ)۔ مگر درمیانی مضافِ الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لیے اُن پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے۔

۹۔ پہلے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسمِ نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے، جیسے: غُلَامٌ زَيْدٌ یا غُلَامُ الرَّجُلِ میں لفظ غلام بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضافِ الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہو سکتا اس لیے مضاف کی صفت مضافِ الیہ کے بعد لانا چاہیے، جیسے: غُلَامٌ الْمَرْأَةِ الصَّالِحِ (عورت کا نیک غلام)۔ اس مثال میں ”الصَّالِحِ“ غلام کی صفت ہے اس لیے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰، تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے۔

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

مضاف کی صفت	مضاف الیہ کی صفت
وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ. مرد کا نیک لڑکا۔	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ. نیک مرد کا لڑکا۔
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةِ. مرد کی نیک لڑکی۔	بِنْتُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ. نیک عورت کی لڑکی۔

تنبیہ: اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۶

اِسَدٌ	شیر	اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری
اَعُوذُ	میں پناہ مانگتا ہوں	اَلَا	سنو، آگاہ ہو جاؤ
حِكْمَةٌ	دانائی	حَمْدٌ	تعریف
ذَاهِبٌ	جانے والا	رَأْسٌ	سر
رَحْمَنٌ (بغیر تینوں کے)	بہت ہی رحم کرنے والا	رَحِيمٌ	بہت مہربان
رَجِيمٌ	مردود، ہانکا ہوا	زَوْجٌ	شوہر
زَوْجَةٌ	بیوی	سُخْطٌ يَأْسَخُطُ غَضَه	
سُلْطَانٌ	بادشاہ، غلبہ	سَمَاءٌ	(جمع: سَمَوَاتٌ) آسمان
طَلَبٌ	طلب کرنا	طِيبٌ	خوشبو
ظِلٌّ	سایہ	قَدِيرٌ	بہت قدرت والا
كُلٌّ	ہر ایک، سب	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
لَحْمٌ	گوشت	مَا	(موصولہ) جو کچھ
مَخَافَةٌ	خوف	مِرَاةٌ	آئینہ
مِلْحٌ	نمک، کھارا	نِسْيَانٌ	بھولنا، بھول
وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ مَاں باپ			

چند حروف جارہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جز (زیر) دیتے ہیں:

ب: ساتھ، سے، میں کو مثلاً: بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)

فِي بَيْتِ (گھر میں) فِي الْبُسْتَانِ (باغ میں)	=	فِي: میں
عَلَى جَبَلٍ (پہاڑ پر) عَلَى الْعُرْشِ (عرش پر)	=	عَلَى: پر
مِنْ زَيْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)	=	مِنْ: سے
إِلَى بَلَدٍ (شہر کی طرف) إِلَى الْكُوفَةِ (کوفہ تک)	=	إِلَى: طرف، تک
لِزَيْدٍ (زید کے واسطے)، قُلْتُ لِزَيْدٍ (میں نے زید کو کہا)	=	لِ: کے واسطے، کو، کے
كَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) كَالْأَسَدِ (شیر کے جیسا)،	=	كَ: مانند، جیسا
عَنْ زَيْدٍ (زید سے، زید کی طرف سے)۔	=	عَنْ: سے، کی طرف سے

مشق نمبر ۲

۱. مَاءُ الْبَحْرِ.
۲. لَبَنُ الْبَقْرِ.
۳. لَحْمُ الشَّاةِ.
۴. أُذُنُ الْفَرَسِ.
۵. إِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ. (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲)
۶. بَيْتُ اللَّهِ.
۷. ضَوْءُ الشَّمْسِ.
۸. فِي السُّوقِ وَالْبَيْتِ.
۹. إِلَى الْمَسْجِدِ.
۱۰. كَالْفَرَسِ.
۱۱. بِالْمَاءِ وَالْمَلْحِ.
۱۲. لِلْعُرُوسِ.
۱۳. عَنْ أَنَسٍ. (نام ایک صحابی کا)
۱۴. مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ يَا مَالِحُ.
۱۵. لَبَنُ الْبَقْرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَيِّبَانِ.
۱۶. إِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُودٌ.
۱۷. الطَّيِّبُ لِلْعُرُوسِ.
۱۸. نَحْنُ ذَاهِبُونَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.

۱۹. الْمُعَلِّمُ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ. ۲۰. الْمُسْلِمُ مِرَاةُ الْمُسْلِمِ. ۱
۲۱. سَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ. ۲
۲۲. آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ. ۳
۲۳. رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ. ۴
۲۴. إِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظَلَّ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ.
۲۵. طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ. ۵
۲۶. لَيْسَ الْكَلْبُ كَالْأَسَدِ. ۲۷. لَيْسَ الْمَالُ لَزِيدِ.
۲۸. فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ، هِيَ زَوْجَةُ عَلِيٍّ، وَالْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ ابْنَانِ لِعَلِيِّ.
۲۹. أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.
۳۰. بِسْمِ [بِاسْمِ] اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.
۳۱. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. ۳۲. وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ.
۳۳. إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.
۳۴. أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ بکری کا دودھ۔ ۲۔ گائے کا سر۔

۳۔ ماں کی فرمانبرداری۔ ۴۔ زید کا مال

۱۔ تا ۵ کے جملے حدیثیں ہیں۔

- ۵۔ ہاتھی کا کان۔
۶۔ چاند کی روشنی۔
۷۔ گھر میں۔
۸۔ بازار تک۔
۹۔ اللہ اور رسول کے واسطے۔
۱۰۔ سر اور آنکھ پر۔
۱۱۔ لڑکے کا نام حامد ہے۔
۱۲۔ وہ گھر جا رہے ہیں۔
۱۳۔ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔
۱۴۔ بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے۔
۱۵۔ رسول کی فرمانبرداری میں اللہ کی فرمانبرداری ہے۔
۱۶۔ عائشہ [عائشۃ] بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کی بیوی ہیں۔
۱۷۔ وہ امیر کابل کا ہے۔
۱۸۔ ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے۔
۱۹۔ جاہل عالم کے جیسا (برابر) نہیں ہے۔
۲۰۔ خوشبو لڑکے کے لیے نہیں ہے۔
۲۱۔ وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے۔

سوالات نمبر ۳

- ۱۔ جملہ اسمیہ و فعلیہ میں فرق کیا ہے؟
۲۔ جملہ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں فرق بتائیں۔
۳۔ جملہ اسمیہ کے کتنے جزء ہوتے ہیں اور ہر ایک جزء کو کیا کہتے ہیں؟
۴۔ مبتدا اور خبر کا اعراب عموماً کیا ہوتا ہے؟
۵۔ عربی میں کلمہ ربط کیا ہے؟
۶۔ مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہیے؟

- ۷۔ اگر جملے میں دو مبتدا مختلف لجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟
- ۸۔ لفظ ”اِنَّ“ کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟
- ۹۔ کسی تشنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پر ”اِنَّ“ لگا کر پڑھیں؟
- ۱۰۔ جملہ اسمیہ میں نفی کے معنی کیونکر اور استفہام کے معنی کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟
- ۱۱۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کریں؟
- ۱۲۔ ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟
- ۱۳۔ ”اَنَا“ کا تلفظ کس طرح کریں گے؟
- ۱۴۔ مختلف قسم کے دس جملہ اسمیہ بنائیں۔
- ۱۵۔ مرکب اضافی اور اضافت کی تعریف کریں۔
- ۱۶۔ مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟
- ۱۷۔ مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟
- ۱۸۔ حروف جارہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزان کلمات

۱۔ عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہیں۔ اُس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں۔

تنبیہ: حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ اِلَّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو، جیسے: حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واؤ زائد ہیں۔

۲۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثلاثی کہلاتے ہیں، جیسے: فَرَسٌ، ضَرْبٌ چار ہوں تو رباعی، جیسے: فِلْفِلٌ (مرچ)، دَحْرَجٌ (لڑھکایا اُس نے) پانچ ہوں تو خماسی، جیسے: سَفْرٌ جُلٌ۔

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں، جیسے: كِبْرٌ (بڑائی)، ثلاثی مجرد ہے۔ تَكْبُرٌ (بڑائی ظاہر کرنا)، ثلاثی مزید فیہ ہے کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

۱۔ لیکن سب ماکر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں، اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے بہر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

تنبیہ ۲: افعال، اسماء مشتقہ اور مصادر کا مجرد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروف زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرد سمجھے جائیں گے، جیسے: نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرد ہے تو اس کا مضارع يَنْصُرُ، اسم فاعل نَاصِرٌ، اسم مفعول مَنْصُورٌ اور مصدر نَصْرَةٌ بھی ثلاثی مجرد کہے جائیں گے۔ گو اُن میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرد میں حروف زوائد آئیں تو وہ مجرد ہی رہے گا، جیسے: رَجُلٌ ثلاثی مجرد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرد ہیں۔ كَبَّرَ (اُس نے تکبیر کہی) اَكْرَمَ (اُس نے تعظیم کی) ثلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور اُن کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتانے کے لیے ف، ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ۔ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً:

قَلَمٌ	كَتَبَ	عَضُدٌ	كَتَبَ
فَعَلٌ	فَعِلٌ	فَعَلٌ	فَعَلٌ

کلمہ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فائے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے: قَلَمٌ میں ق)، جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے:

۱۔ جو اسم کسی مصدر سے بنایا جائے وہ مشتق ہے جیسے: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت وغیرہ۔

۲۔ کا ندھا ۳۔ بازو

قَلَمٌ میں ل) اور ج و ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے: قَلَمٌ میں م)۔
جب لفظ رُبَاعِی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف، ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل
لگاؤ۔ اور خماسی میں تین ل۔ مثلاً: جَعْفَرٌ کا وزن فَعْلٌ اور سَفْرَجٌ کا وزن
فَعْلَلٌ ہوگا۔

۴۔ وزن نکالتے وقت حروفِ اصلیہ کے مقابلے میں توف، ع اور ل رکھے جائیں
گے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے۔

كَبْرٌ	كَبِيرٌ	اَكْبَرٌ	تَكْبِيرٌ
فِعْلٌ	فَعِيلٌ	اَفْعَلٌ	تَفْعِيلٌ

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی
دہرا لیتے ہیں، جیسے: كَبْرٌ (كَبْ بَر) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد
قاعدے سے تو اس کا وزن فَعِيلٌ ہونا چاہیے لیکن اس کے بجائے اس کا وزن فَعْلٌ
کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرٌ میں آخر کی ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلٌ کہا
جائے گا۔

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے ماڈے
(حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی
کا جاننا آسان ہو جاتا ہے۔

مشق نمبر ۷

کلمات ذیل کے اوزان نکالو۔

رَجُلٌ	شَرَفٌ (بزرگی)۔
شَرِيفٌ (بزرگ)۔	أَشْرَافٌ (جمع: شَرِيفٌ کی)۔
مَلِكٌ	مُلُوكٌ (جمع: مَلِكٌ کی)۔
رَحْمٌ (مہربانی)۔	رَحِيمٌ
رَحْمَنٌ	كَرَمٌ (بزرگی، سخاوت)
كَرِيمٌ	كِرَامٌ (جمع كَرِيمٌ کی)۔
عِلْمٌ (جاننا)۔	عَالِمٌ
عُلَمَاءُ	عَالِمُونَ
عَقْرَبٌ (بچھو)۔	غَضَنَفَرٌ (شیر)۔
عَلَامَةٌ	عَلَمٌ
تَعْلِيمٌ	مُتَكَبِّرٌ
تَكْبُرٌ	اِكْرَامٌ (تعظیم کرنا)۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمع مکسر

۱۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مکسر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، محض اہل زبان سے سن لینے پر موقوف ہے، اس لیے ہم ذیل میں جمع مکسر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں:

(أ) أفعالٌ جیسے: أَوْلَادٌ جمع وَلَدٌ، أَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی، اسی طرح شَرِيفٌ، مَطَرٌ (بارش)، وَقْتُتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

(ب) فُعوْلٌ جیسے: مُلُوكٌ یہ مَلِكٌ کی جمع ہے، أُسُودٌ جمع أَسَدٌ کی، حُقُوقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقُّوقٌ) کی، اسی طرح شَاهِدٌ (گواہ)، قَلْبٌ (دل)، جُنْدٌ (لشکر)، وَجْهٌ (منہ) وغیرہ کی۔

(ج) فِعالٌ جیسے: كِلَابٌ جمع كَلْبٌ کی، ثِيَابٌ (دراصل ثِيَابٌ) جمع ثَوْبٌ (کپڑا) کی، اسی طرح رُمُحٌ (نیزہ)، رَجُلٌ، كَبِيرٌ، صَغِيرٌ، بَلَدٌ کی۔

(د) فُعلٌ جیسے: كُتُبٌ جمع كِتَابٌ کی، مُدُنٌ جمع مَدِينَةٌ (شہر) کی، اسی طرح سَفِينَةٌ (کشتی)، صَحِيفَةٌ (چھوٹی کتاب)، طَرِيقَةٌ (راستہ) رَسُوْلٌ وغیرہ کی۔

(ه) أَفْعُلٌ جیسے: أَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ (مہینہ) کی، أَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی، اسی طرح نَهْرٌ، بَحْرٌ، نَفْسٌ، عَيْنٌ وغیرہ کی۔

(و) فَعْلَاءٌ جیسے: وَزَرَاءُ جمع وَزِيرٌ کی، اُمَرَاءُ جمع اَمِيرٌ کی، اسی طرح شَاعِرٌ، عَالِمٌ، سَفِيهَةٌ (کمینہ، جاہل)، اَمِينٌ (امانت دار)، وَكَيْلٌ (جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے)، اَسِيرٌ (قیدی) وغیرہ کی۔

(ز) اَفْعَلَاءٌ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لیے ہے جو کہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتی ہوں۔ جیسے: اَصْدِقَاءُ جمع صَدِيقٌ (دوست) کی، اَنْبِيَاءُ جمع نَبِيٌّ کی، اَحْبَاءُ (دراصل اَحْبِيَاءُ) جمع حَبِيبٌ (دوست پیارا) کی، اسی طرح قَرِيبٌ (نزدیک، رشتہ دار)، غَنِيٌّ (تو نگر، بے پرواہ)، وَلِيٌّ (سرپرست، دوست) وغیرہ کی۔

(ح) فُعْلَانٌ جیسے: فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ (سوار گھوڑے کا) کی، بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی، قُضْبَانٌ جمع قَضِيبٌ (شاخ) کی۔

(ط) فَعَالِلٌ جیسے: عَنَاصِرٌ جمع عُنْصُرٌ (عنصر) کی، زَلَازِلٌ جمع زَلْزَلَةٌ (زلزلہ، بھونچال) کی، اسی طرح كَوْكَبٌ (ستارہ)، جَوْهَرٌ (قیمتی پتھر) وغیرہ کی جمع آتی ہے۔
تنبیہ: اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً: سَفْرَجَلٌ کی جمع سَفَارِجٌ ہے اس میں ل حذف ہے۔

(ی) فَعَالِلٌ جیسے: فَنَاجِيْنٌ جمع فَنَجَانٌ (چائے کی پیالی) کی، صَنَادِيقٌ جمع صُنْدُوْقٌ (صندوق) کی، اسی طرح قَنَدِيْلٌ (قندیل)، خَنْزِيْرٌ، بُسْتَانٌ، سُلْطَانٌ کی۔
(ک) فَعَالِلَةٌ (ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اَسَاتِيْذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ کی۔
تَلَامِيْذَةٌ جمع تَلْمِيْذٌ (شاگرد) کی، مَلَانِيْكَةٌ جمع مَلِكٌ (فرشتہ) کی۔

(ل) مَفَاعِلٌ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لیے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا

مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاكِبُ جمع مَرَكَبٌ (سواری) کی، مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی، مَكَاتِبُ جمع مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ) کی۔

(م) مَفَاعِيلُ (یہ وزن ان کلمات کے لیے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُولٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاخٌ (کنجی) کی جمع ہوگی مَفَاتِيحُ، مَكْتُوبٌ (خط) کی جمع ہے مَكَاتِيبُ۔

تنبیہ ۲: جمع کے مذکورہ اوزان میں مندرجہ ذیل اوزان غیر منصرف ہیں، ان پر تونین نہیں پڑھی جائے گی:

فَعْلَاءُ، اَفْعِلَاءُ، فَعَالِلُ، مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيلُ۔

۲۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو، جیسے: اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُونَ (حالتِ رفعی میں) اور بَنِينَ (حالتِ نصبی وجزی میں) آتی ہے، اور اس کی جمع مکسر اَبْنَاءٌ ہے۔

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔ اَخٌ (بھائی) کی جمع اِخْوَانٌ یا اِخْوَةٌ ہے۔

اُخْتٌ (بہن) کی جمع اُخْوَاتٌ ہے۔ اِمْرَأَةٌ (عورت) کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَةٌ ہے۔

اُمٌّ کی جمع اُمّهَاتٌ ہے۔

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے، چنانچہ بَعْرٌ کی جمع بَحَارٌ، اَبْحَارٌ،

اَبْحُرٌ اور بَحُورٌ ہے۔

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں، جیسے: بَيْتٌ (گھر،

شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بَيْوتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْيَاتٌ۔

عَبْدٌ (غلام، بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِيدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔

عَيْنٌ (آنکھ، چشمہ) کی جمع اَعْيُنٌ (آنکھیں) اور عُيُونٌ (چشمے یا آنکھیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ ۳: بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے ہیں، ان سے ان کی جمع کی طرف اشارہ ہے۔

بَعْضٌ ^۱ (الف) کوئی کوئی، کسی چیز کا حصہ	بَاسِرٌ خوف سے یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ
جَارٌ (جمع: جِيرَان) پڑوسی	ثَابِتٌ ثابت شدہ، مضبوط
خَيْرٌ بہت اچھا، بہتر	حَدِيدٌ لوہا
سَيْفٌ (ب) تلوار	سَفِيرٌ (واحد) ایچی
شَرْطٌ (ب) قرارداد	الشَّاي چائے
طَوِيلٌ (ج) دراز	صَعْبٌ (ج) سخت، دشوار
فَارِغٌ خالی	عَرَبِيٌّ يَا عَرَبِيَّةٌ عربی
الْمَدْرَسَةُ الْعَالِيَةُ ہائی اسکول، کالج	قَاطِعٌ کاٹنے والا، تیز
مُطِيعٌ فرمانبردار	الْمَتَّقِيٌّ پرہیزگار
مَوْعِظَةٌ (ل) نصیحت	مُطَهَّرٌ پاک

^۱ یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔

دیکھنے والی	نَاطِرَةٌ	تروتازہ	نَاصِرَةٌ
فائدہ مند	نَافِعٌ	پاکیزہ	نَفِيسٌ (جمع: نَفَائِسٌ)
آج	الْيَوْمَ	دن	يَوْمٌ (الف، أَيَّامٌ)
		اُس روز	يَوْمَئِذٍ

مشق نمبر ۸

تنبیہ: دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر زوی العقول کی صفت اور خبر کے لیے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

۱. أَقْلَامٌ طَوِيلَةٌ.
۲. الْعُلُومُ النَّافِعَةُ.
۳. الْأَوْلَادُ صِغَارٌ.
۴. رِجَالٌ صَالِحُونَ.
۵. الْكُتُبُ صَعْبَةٌ.
۶. الشُّرُوطُ الصَّعْبَةُ.
۷. طُرُقٌ سَهْلَةٌ.
۸. صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ.
۹. الْحَقُوقُ الثَّابِتَةُ.
۱۰. هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِيعَةُ.
۱۱. الرِّمَاحُ الطُّوَالُ مِنَ الْحَدِيدِ.
۱۲. نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ.
۱۳. هُنَّ أُمَّهَاتٌ.
۱۴. الْإِخْوَانُ وَالْأَخَوَاتُ جَالِسُونَ.
۱۵. إِنَّ الْبَنِينَ وَالْبَنَاتِ مُطِيعُونَ.
۱۶. السُّفَرَاءُ حَاضِرُونَ الْيَوْمَ.
۱۷. مَا هُمْ بِغَائِبِينَ.
۱۸. بَعْضُ الشُّعْرَاءِ مِنَ الصَّالِحِينَ الصَّادِقِينَ.

۱۹. الْجَوَاهِرُ النَّفِيسَةُ لَامِعَةٌ.
۲۰. إِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةً عَلَى بَابِ الدَّارِ.
۲۱. الْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ.
۲۲. هُمْ عِبِيدُ الْإِنْسَانِ وَ نَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمَنِ.
۲۳. فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُونَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ.
۲۴. الصَّنَادِيقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِينِ الشَّيْءِ.
۲۵. حُقُوقُ الْجِيرَانِ كَحُقُوقِ الْأَقْرَبَاءِ.
۲۶. فِي الْبَسَاتِينِ سَفَارِجُ حُلُوةٍ.
۲۷. إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ.
۲۸. وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةٌ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ.
۲۹. الْمَالُ وَالْبُنُونُ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ.

جواب جمع میں دو

عِنْدِي (میرے پاس)	عِنْدَكَ (تیرے پاس)
نَعَمْ عِنْدِي كُتُبٌ نَافِعَةٌ.	۱. هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ؟
.....	۲. هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ؟
.....	۳. هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمُحٌ طَوِيلٌ؟

	۴. هَلِ الْأَمِيرُ صَالِحٌ؟
	۵. هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيفٌ؟
	۶. هَلِ الصُّنْدُوقُ فَارِعٌ؟
	۷. هَلِ التِّلْمِيذُ حَاضِرٌ الْيَوْمَ؟
	۸. هَلْ عِنْدَكَ فِجَانٌ؟
	۹. هَلْ عِنْدَكَ سَفْرٌ جَلٌّ؟
	۱۰. هَلْ هُوَ غَنِيٌّ؟
	۱۱. هَلْ هِيَ ابْنَةٌ صَالِحَةٌ؟
	۱۲. أَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيسٌ؟
	۱۳. أَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوقِ؟
	۱۴. هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذٌ؟
	۱۵. هَلْ فِي بَمْبَائِي مَكْتَبَةٌ كَبِيرَةٌ؟

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ مسلمان مرد (جمع)۔
- ۲۔ بڑی کشتیاں۔
- ۳۔ پاکیزہ کپڑے۔
- ۴۔ بننے والی نہریں۔
- ۵۔ نہریں جاری ہیں۔
- ۶۔ گزشتہ مہینے۔
- ۷۔ وہ بچے گواہ ہیں۔
- ۸۔ دو بلند پہاڑ۔

- ۹۔ نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں۔ ۱۰۔ کیا تم ناخوش ہو؟
- ۱۱۔ نہیں! ہم خوش دل ہیں۔ ۱۲۔ بعض بادشاہ عادل ہیں۔
- ۱۳۔ چائے کی پیالیاں خالی ہیں۔ ۱۴۔ کیا تم دوست ہو؟
- ۱۵۔ جی ہاں! اور ہم رشتہ دار ہیں۔
- ۱۶۔ شاگرد (جمع) اور استاد (جمع) مدرسہ میں موجود ہیں۔
- ۱۷۔ وہ کھینے والی لڑکیاں ہیں۔ ۱۸۔ ایمان والے اللہ کے دوست ہیں۔
- ۱۹۔ اونچے گھر۔ ۲۰۔ عربی ابیات۔
- ۲۱۔ قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔

سوالات نمبر ۴

- ۱۔ حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟
- ۲۔ اسم میں حروفِ اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟
- ۳۔ الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اُسے کیا کہیں گے؟
- ۴۔ حروفِ اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟
- ۵۔ جس کلمے میں محض حروفِ اصلیہ ہوں اُسے کیا اور جس میں حرفِ زائد بھی ہو اُسے کیا کہیں گے؟
- ۶۔ رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَكْبِيرٌ، كَبْرٌ، ذَهَبٌ، يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

- ۷۔ کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟
- ۸۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے فائدہ کیا ہے؟
- ۹۔ جمع مکسر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟
- ۱۰۔ جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟
- ۱۱۔ بَحْرٌ، اِمْرَاةٌ، سَنَةٌ، اَخٌ، عَبْدٌ، فِنْجَانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

الدَّرْسُ العَاشِرُ

اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخرجن حرکات (زبر، زیر، پیش) وغیرہ سے بدلتا رہتا ہے وہ ”اِعْرَاب“ کہلاتے ہیں۔

اعراب کی دو قسمیں ہیں: ایک ”اِعْرَابِ بِالْحَرَكَةِ“ جو زبر، زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا ”اِعْرَابِ بِالْحُرُوفِ“ جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

۲۔ کوئی اسم:

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدایا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعی میں سمجھو، مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ۶ میں گزر چکی ہیں۔

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اُسے حالتِ نصبی میں سمجھنا چاہیے۔

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جار کے بعد واقع ہو تو اُسے حالتِ جزی میں سمجھو، مثالیں آگے آتی ہیں۔

مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب:

۳۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکرر تو حالتِ رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ُ)، حالتِ نصبی

میں نصب (ـ) اور حالت جزئی میں جرّ (ـِ) پڑھو، مثلاً:

یہ جملہ فعلیہ ہے اس میں تینوں اسم واحد ہیں۔	أَرْسَلَ (بھیجا) زَيْدٌ مَكْتُوبًا إِلَى خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور
یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم جمع مکسر ہیں	أَرْسَلَ الرَّجَالَ نِيَابًا إِلَى النِّسَاءِ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور
جملہ فعلیہ ہے رَاكِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔	جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا عَلَى فَرَسٍ حَامِدٍ فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور

تنبیہ ۱: صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع، موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی، جیسے: أَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَكْتُوبًا طَوِيلًا إِلَى مَلِكٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ طَوِيلًا اور عَادِلٌ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف، رَجُلٌ، مَكْتُوبًا اور مَلِكٍ کی ہے۔

۲۔ اگر اسمِ تشبیہ کا صیغہ ہو تو حالتِ رفعی میں اس کے آخر میں **ان** اور حالتِ نصبی و جزئی میں **ین** لگاؤ، جیسے: كَتَبَ الرَّجُلَانِ مَكْتُوبَيْنِ إِلَى الْمَرَأَتَيْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے)۔

اِنْسَانٍ (دو) اور اِنْسَانَيْنِ کا اعراب بھی تشبیہ کے جیسا ہے، کِلَا (دونوں) اور کِلْتَا

۱۔ زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ **۲۔** اس کے تلفظ کا طریقہ دیکھو: درس ۵، تنبیہ ۱ میں۔

(دونوں [مؤنث]) بھی حالتِ نصبی وجرئی میں کَلَّی اور کَلَّتَی پڑھے جائیں گے، جیسے: جَاءَ رَجُلَانِ كِلَاهُمَا (وہ دونوں مرد آئے)، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا (میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا)، أَرْسَلْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا. یاد رکھو: كِلَا اور كِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو حالتِ رفعی میں تُون اور حالتِ نصبی وجرئی میں - ین بڑھانا چاہیے، جیسے: أَرْسَلَ الْمُسْلِمُونَ الْمُجَاهِدِينَ إِلَى الظَّالِمِينَ.

عِشْرُونَ، ثَلَاثُونَ، أَرْبَعُونَ سے تِسْعُونَ تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالتِ رفعی میں عِشْرُونَ اور حالتِ نصبی وجرئی میں عِشْرِينَ وغیرہ کہیں گے، ان دہائیوں کے بعد معدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا، جیسے: عِشْرُونَ رَجُلًا يَا امْرَأَةً. اُولُو (والے، حالتِ رفعی میں) اور اُولِي (حالتِ نصبی وجرئی میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں؛ هُمْ اُولُو الْأَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں)، رَأَيْتُ اُولِي الْأَلْبَابِ عِنْدَ اُولِي الْأَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

تنبیہ ۲: تشنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف ہے، اسی وجہ سے تشنیہ اور جمع کے آخر کا نون، نونِ اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے۔ (دیکھو سبق: ۵، تنبیہ: ۴)

۲۔ کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اُس کو حالتِ رفعی میں رَفَعُ (رَفَعٌ) اور حالتِ نصبی وجرئی میں جَرَّ (جَرَّ) پڑھا جائے گا۔ (دیکھو سبق: ۵-۲) (یعنی حالتِ نصبی میں بھی

جمع مؤنث سالم کو جز (زیر) ہی پڑھیں گے، جیسے: طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ
إِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)۔

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر ”أل“ داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے (دیکھو سبق: ۲-۳)
اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم معرب^۱ ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی، جیسے:
مَكَّةُ، مِصْرُ، أَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ، طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْرَاءُ
(سرخ مؤنث کے لیے)، مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں، ان پر حالت
رفعی میں ضمہ (ـُ) اور حالت نصبی و جری (یعنی حالت جزی میں بھی بجائے زیر کے
زیر ہی پڑھیں گے) میں فتح (ـِ) پڑھتے ہیں، جیسے: رَأَى عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِي
مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکے میں دیکھا)۔

مگر اسماء غیر منصرف جب معرف باللام ہوں یا مضاف تو حالت جزی میں انہیں کسرہ
(ـِ) دیا جائے گا، جیسے: فِي الْمَسَاجِدِ، فِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ.

تنبیہ ۳: جن اسماء پر تنوین آیا کرتی ہے وہ منصرف کہلاتے ہیں، اسماء منصرفہ وغیر منصرفہ
کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو۔

۸۔ مُوسَى، عِيسَى جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جاسکتا اس لیے تینوں
حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے، جیسے: جَاءَ مُوسَى، رَأَيْتُ مُوسَى،
هُوَ غَلَامٌ مُوسَى، ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں۔

۹۔ الْقَاضِي، الْعَالِي، الْجَارِي، الْمَاضِي، جیسے الفاظ (جن کے آخر میں ي

۱ (دیکھیں سبق ۲ فقرہ ۳)

ساکن ہو) حالت رُفعی و جری میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبی میں ان کو حسب دستور نصب دیا جاتا ہے (ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں)۔

جَاءَ الْقَاضِي (قاضی آیا) حالت رُفعی

جَاءَ غُلَامٌ الْقَاضِي (قاضی کا غلام آیا) حالت جَرّی

رَأَيْتُ الْقَاضِي (میں نے قاضی کو دیکھا) حالت نصبی

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رُفعی و جری میں قاضٍ عالی اور حالت نصبی میں قَاضِيًا. عَالِيًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُونَ، عَالُونَ وغیرہ (حالت رُفعی میں) یا قَاضِيْنَ، عَالِيْنَ وغیرہ (حالت نصبی و جری میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدہ کے مطابق ہوگا یعنی قَاضِيَانِ، عَالِيَانِ (حالت رُفعی میں) یا قَاضِيَيْنِ، عَالِيَيْنِ (حالت نصبی و جری میں)۔

۱۰۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے انہیں معرب کہتے ہیں ورنہ مبنی کہلاتے ہیں اسموں میں مبنی بہت کم ہیں، ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مبنی ہیں، جن کا بیان آئندہ ہوگا، مبنیات کی اقسام سبق ۷۷ میں دیکھو۔

تنبیہ ۴: ضَمَائِرُ مَرْفُوعَةٌ مُنْفَصِلَةٌ سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں، باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا، مفصل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۸

ثَمَرٌ (الف) پھل	دربان	بَوَابٌ
جَمَلٌ (ج) اونٹ	پہاڑ	جَبَلٌ (ج)
دِيَوَانٌ (ی، دَوَائِنُ) کچھری	چڑیا گھر	حَدِيقَةُ الْحَيَوَانَاتِ
رَاكِبًا سوار ہو کر	دُكَّانٌ (ی)	دُكَّانٌ (ی)
سَيَّارَةٌ (جمع: سَيَّارَاتٌ) موٹر	بازار	سُوْقٌ (الف)
سَيِّدَةٌ ملکہ، شریف عورت، بی بی	سردار، آقا	سَيِّدٌ
فَارَةٌ سبک رفتار	دُورِی، فاصلہ	فَاصِلَةٌ
مُزَيَّنٌ آراستہ	امرود	كُمَشْرَى
نَاقَةٌ (جمع: نَوَاقٍ اور نَاقَاتٍ) اونٹنی	نماز کی جگہ، عید گاہ	مُصَلًى
	تفریح	نُزْهَةٌ

مشق نمبر ۹ (الف)

اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔

۱. التَّلْمِيذُ حَاضِرٌ. ۲. التَّلَامِيذَةُ حَاضِرُونَ.

۳. البَوَابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ.

۴. ضَرَبَ الْوَالِدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ.

۵. اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے، قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔

۵. جَاءَ مُحَمَّدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ.
۶. رَأَى حَامِدًا أَسَدًا فِي حَدِيقَةِ الْحَيَوَانَاتِ.
۷. أَكَلَ (كهايا) يَحْيَى كُمَثْرَى وَ خَالِدٌ رَمَانًا.
۸. جَاءَ أَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكِينَ.
۹. ذَهَبَ النِّسَاءُ إِلَى دِهْلِي رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارَةِ.
۱۰. رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِينَ إِلَى الْمَصَلَّى لِصَلَاةِ الْعِيدِ.
۱۱. يَذْهَبُ الْبُنُونَ وَالْبَنَاتُ إِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنَّزْهَةِ.
۱۲. فِي الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوفٌ بِالذَّجَلَةِ.
۱۳. فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ.
۱۴. جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ.
۱۵. رَأَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيْوَانِ.
۱۶. هَلْ هُمْ قَاضُونَ ظَالِمُونَ؟
۱۷. لَا! بَلْ هُمْ قَاضُونَ عَادِلُونَ.
۱۸. فِي الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوفٌ بِهَمَالِيَّةٍ.
۱۹. ذَهَبَ كِلَا الْوَالِدَيْنِ وَكِلْتَا الْبَنَتَيْنِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ.
۲۰. رَأَيْتُ خَلِيلًا وَسَعِيدًا كِلَيْهِمَا لَا عَيْنٍ فِي الْمِيدَانِ.
۲۱. إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ.

۱. عاقل کی جمع مؤنث کے لیے فعل واحد مذکر لا سکتے ہیں۔ ۲. مبتداء مؤخر ہے ان کی وجہ سے منصوب ہے، فی ذلك خبر مقدم ہے، باقی جار مجرور مبتداء سے متعلق ہے۔

متنبیہ: اس مشق میں وہی افعال استعمال کیے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں، ورنہ افعال کا بیان تو (درس ۱۴) سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

۱. الْأَسَاتِذَةُ وَالتَّلَامِذَةُ
۲. جَالِسَةٌ عَلَى
۳. جَاءَ رَاكِبًا عَلَى
۴. رَأَى حَارِسًا جَالِسًا الْبَابِ .
۵. أَنْهَارًا فِي الْهِنْدِ .
۶. فِي الْهِنْدِ جَارِيَةٌ .
۷. هَلْ ذَهَبَ إِلَى ؟
۸. أَسَدًا وَفِيلًا فِي
۹. عَلَى
۱۰. وَ رَاكِبِينَ
۱۱. يَذْهَبُ إِلَى الظُّهْرِ .
۱۲. عُثْمَانَ مَكَّةَ أَمَامَ الْكَعْبَةِ .

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ ایک اونچا پہاڑ۔
- ۲۔ دو گزرے ہوئے مہینے۔
- ۳۔ شہروں کے باغ کشادہ ہیں۔
- ۴۔ مکہ سے مصر تک دراز (لمبا) فاصلہ ہے۔
- ۵۔ میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں۔
- ۶۔ احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں۔
- ۷۔ عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا۔
- ۸۔ دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں۔
- ۹۔ شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں۔
- ۱۰۔ کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے؟

الدَّرْسُ الحَادِي عَشَرَ

الإِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

۱۔ تشبیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُنکے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے:

هُمَا بَيْتَانِ رَجُلٍ وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں حالتِ رَفْعِي دراصل بَيْتَانِ

رَأَيْتُ بَيْتِي رَجُلٍ میں نے مرد کے دو گھر دیکھے حالتِ نَصْبِي = بَيْتَيْنِ

أَبَوَابُ بَيْتِي رَجُلٍ مرد کے دو گھروں کے دروازے حالتِ جَرِي = =

هُمْ مُعَلِّمُوا الْوَالِدِ وہ لڑکے کے معلمین ہیں حالتِ رَفْعِي = مُعَلِّمُونَ

رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَالِدِ لڑکے کے معلمین کو میں نے دیکھا حالتِ نَصْبِي = مُعَلِّمِينَ

بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَالِدِ لڑکے کے معلمین کا گھر حالتِ جَرِي = =

۲۔ اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) فَمٌ (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا

کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی، جیسے:

حالتِ رَفْعِي	حالتِ نَصْبِي	حالتِ جَرِي
أَبُو	أَبَا	أَبِي
أَخُو	أَخَا	أَخِي
فُو	فَا	فِي

۱۔ اَبٌ کا تشبیہ اَبَوَانِ یا اَبْوَيْنِ اور جمع اَبَاءِ ۲۔ تشبیہ اَخَوَانِ یا اَخْوَيْنِ اور جمع اِخْوَانِ

۳۔ تشبیہ فَمَانِ یا فَمَيْنِ اور جمع اَفْوَاءِ

تنبیہ ۱: لفظ ”ذُو“ (والا، مالک، صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی، لیکن ”ذُو“ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے، ضمیر کی طرف نہیں ہوتا۔ ذُو مَالِ (مال والا) ذَا مَالِ، ذِي مَالٍ. ذُو كَامُونِث ذَاتٌ ہے۔

ذُو كَاتَثْنِيہ ذُوَان اور جمع ذُوُون. مَوْنِث ذُوَاتَانِ، ذَوَاتٌ. ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا، جیسے: ذَوَا مَالٍ (دو مرد مال والے) ذُوُو مَالٍ. ذَاتٌ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتٌ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیہ ۲: اَبٌ، اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں: اَبِي (میرا باپ)، اَخِي (میرا بھائی)، فَمِي (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو اُن میں سے پہلے کو تو حسب دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں گے اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں گے جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو، جیسے: بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهُ (وزیر کا گھر اور اُس کا باغ)، بِيُوْتُ الْاَمْرَاِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور اُن کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں^۱ ہوں گی:

متكلم		مخاطب		غائب		
مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	
كِتَابِي	كِتَابِي	كِتَابِكِ	كِتَابِكَ	كِتَابِهَا	كِتَابُهُ	واحد

^۱ یہ ضمیریں مجرد متصل بہ اسم کہلاتی ہیں۔ ^۲ اس ایک مرد کی کتاب۔

کِتَابُنَا	کِتَابُنَا	کِتَابُكُمَا	کِتَابُكُمَا	کِتَابُهُمَا	کِتَابُهُمَا	تثنیہ
کِتَابُنَا	کِتَابُنَا	کِتَابُكُنَّ	کِتَابُكُم	کِتَابُهُنَّ	کِتَابُهُم	جمع

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ”ه“ پڑھیں: عَصَايَ (میری لاٹھی)، عَصَاهُ (اس کی لاٹھی)، يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصلہ بہ حرف کہلاتی ہیں۔ ان کی گردانیں درج ذیل ہیں:

متکلم		مخاطب		غائب		
مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	
لِي	لِي	لَكَ	لَكَ	لَهَا	لَهُ	واحد
لَنَا	لَنَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَهُمَا	لَهُمَا	تثنیہ
لَنَا	لَنَا	لَكُنَّ	لَكُمْ	لَهُنَّ	لَهُم	جمع

اسی طور پر ب کے ساتھ ملا کر بہ (اسکے ساتھ) بِهَمَا، بِهَم سے بی، بِنَا تک پڑھو

مِنْ = مِنْ = مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ = مِنْي، مِنَّا =

عَلَى = عَلَى = عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ = عَلَيَّ، عَلَيْنَا =

إِلَى = إِلَى = إِلَيْهِ (اس سے) إِلَيْهِمَا، إِلَيْهِمْ = إِلَيَّ، إِلَيْنَا =

تنبیہ: ”ل“ (جو حرف جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ ”ل“

پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا، اور لِي کو لِي بھی پڑھا جاتا ہے، جیسے: لَكُمْ

دِينُكُمْ وَلِي دِينٍ (دینی) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

ضمیر واحد متکلم ”مِنْ“ کے ساتھ لگے تو مَنِي پڑھنا چاہیے اور ”الِي“ اور ”عَلِي“ کے ساتھ لگے تو اِلِي (میری طرف) اور عَلِي (مجھ پر) اور ”فِي“ کے ساتھ فِي پڑھنا چاہیے۔

”هُم“ اور ”كُم“ کے بعد جب کوئی اسم معرف باللام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمہ (ـ) دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو، جیسے: لَهُمُ الْمَالُ وَ لَكُمْ الْمَالُ۔

۵۔ مرکب اضافی پر حرف ندا داخل ہو تو مضاف پر فتحہ (ـ) پڑھتے ہیں، جیسے: يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار)، يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ۔

تنبیہ ۲: حروف ندا کئی ہیں: جن میں سے ”یا“ زیادہ مستعمل ہے جس اسم پر حرف ندا داخل ہو اُسے ”مُنادی“ کہتے ہیں۔

مناذی مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر میں ضمہ پڑھنا چاہیے، جیسے: يَا زَيْدُ (اے زید)، يَا رَجُلُ (اے مرد)، اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی (فقہ ۵) میں لکھی گئی۔

مناذی معرف باللام ہو تو ”یا“ کے ساتھ ”اَيْهَا“ (مذکر کے لیے) اور ”اَيْتُهَا“ (مؤنث کے لیے) لگانا چاہیے، جیسے: يَا اَيْهَا الرَّجُلُ (اے مرد)، يَا اَيْتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)، کبھی ”یا“ کے بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو مناذی پر داخل کرتے ہیں، جیسے: اَيْهَا الرَّجُلُ (اے مرد)، اَيْتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۹

اَبُو بَكْرٍ (بکر کا باپ) خاص نام ہے	اَمَامٌ آگے، سامنے
--------------------------------------	--------------------

بَنُو هَاشِمٍ (ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے	إِنَّا (اِننا) بیشک ہم
خَلْفٌ پیچھے	خَتَنٌ داماد
دِينَارٌ (جمع: دِنَانِيرٌ) اشرفی	دِرْهَمٌ درم (چاندی کا ایک سکہ)
رَاجِعٌ لوٹنے والا	ذَهَبٌ سونا
سَاعَةٌ گھنٹہ، گھڑی، قیامت	رَشِيدٌ ٹھیک سمجھ والا
صَهْرٌ (الف) سُسرال	سِنٌّ (الف) دانت
عِنْدٌ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے) پاس	قَبِيلَةٌ (جمع: قَبَائِلُ) قبیلہ، خاندان
مَحْيَا زندگی، جینا	لِسَانٌ زبان، بولی
نُسْكٌ عبادت، قربانی	مَمَاتٌ موت، مرنا
	وَسِخٌ میلا

مشق نمبر ۱۰

ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ دو۔

۱. يَا وَالدُّ! هَلْ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِيمِ؟	لَا! بَلِ اسْمِي عَبْدُ اللَّهِ أَيُّهَا السَّيِّدَةُ.
۲. يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَلْ أَنْتَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدَتِي! نَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ.
۳. أَهَذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟	نَعَمْ! هَذَا كِتَابِي أَيُّهَا الْأُسْتَاذُ.
۴. هَلْ هَذَا بَيْتٌ رُفْقَانِكَ؟	لَا! لَيْسَ هَذَا بَيْتَهُمْ بَلْ بَيْتُنَا.
۵. أَلَيْسَ هَذَا كِتَابُ أَخِيكَ؟	بَلَى! هُوَ كِتَابُ أَخِي.
۶. هَلْ لَكَ أَخٌ يَا خَلِيلُ؟	نَعَمْ يَا أُسْتَاذِي! لِيْ أَخَوَانٌ.

نَعَمْ! هِيَ أُخْتِي الصَّغِيرَةُ.	٧. هَلْ هِيَ أُخْتُكَ الصَّغِيرَةُ؟
لَا! هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.	٨. أَهَذَا أَخُو مُحَمَّدٍ؟
نَعَمْ! أَخُو مُحَمَّدٍ لِي رَفِيقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ.	٩. أَرَأَيْتَ أَخَا مُحَمَّدٍ؟
نَعَمْ! هُوَ كِتَابُ أَخِيهِ.	١٠. هَلْ هَذَا كِتَابُ أَخِي مُحَمَّدٍ؟
نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذُو اتَّاعِلْمِ وَجَمَالٍ.	١١. هَلْ رَأَيْتَ بِنْتِي خَالِدٍ؟
نَعَمْ! يَدَايَ نَظِيفَتَانِ.	١٢. هَلْ يَدَاكَ نَظِيفَتَانِ؟
نَعَمْ! ثِيَابُهُمْ نَفِيسَةٌ.	١٣. هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمِكُمْ نَفِيسَةٌ؟
نَعَمْ! وَعِنْدَ أُمِّي سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ.	١٤. هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةٌ فِصَّةٍ؟
نَعَمْ! عَلَيَّ لَهُ دَرَاهِمٌ، وَلِي عَلَيْهِ دَنَانِيرٌ.	١٥. هَلْ عَلَيْكَ لَهُ دَرَاهِمٌ؟
لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ إِلَى حَيْدَرَابَادِ.	١٦. هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهُ إِلَى شِمْلَةَ.

١٧. سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. (الحديث)

١٨. فِي فِينَا (يَا فِي فِيمَنَا) لِسَانٌ وَأَسْنَانٌ.

١٩. لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ.

٢٠. ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الْكَبِيرُ عَبْدُ اللَّهِ.

٢١. أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُولِ اللَّهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، خَتَنَاهُ.

٢٢. بِنْتَا أَبِي الْحَسَنِ وَابْنَاهُ صَالِحُونَ.

٢٣. مُعَلِّمُوا مَدْرَسَةَ الْمُسْلِمِينَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ.

٢٤. لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ. ٢٥. أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ؟

۲۶. وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ.

۲۷. إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ

۱. ہما غلامان صالحان.
۲. ہما غلاما زید.
۳. ہم معلّمون.
۴. ہم معلّموا المدرسة.
۵. یدا بنت الحسن نظیفتان ورجلاہا وسختان.
۶. انّ النساء الصالحات معلّمات فی مدرسة البنات.
۷. هذا فرس غلام ابن الوزير.
۸. ولد المرأة العاقلة قائم.
۹. ابن المرأة العاقل جالس أمام المعلم.
۱۰. بنت الرجل الصالحة جميلة.
۱۱. أرايت الأسد الكبير في حديقة الحيوانات؟
۱۲. هل هو قاض عادل؟
۱۳. أرايت القاضي العادل؟

۱. لازمی نہیں ہے۔

۱۴. هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة.

۱۵. ضرب ابو خالد ابا حامد.

۱۶. عثمان رأى زينب عند فاطمة.

۱۷. يا عبد الكريم! هل رأيت معلّمي مدرستنا؟

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ ۳: اردو میں واحد مخاطب کے لیے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں، عربی ترجمہ میں واحد بھی لاسکتے ہیں اور جمع بھی، عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھیں سبق ۶- تنبیہ ۴) حذف نہ کرو، اگرچہ اردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

۱- تمہارا نام عبدالرحمن ہے؟	جی ہاں! میرا نام عبدالرحمن ہے۔
۲- عبدالرحمن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔
۳- کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔
۴- کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
۵- کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟	نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔
۶- تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	جی ہاں! لیکن (بَل) اُس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
۷- تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔

۸۔ تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟ جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔	۹۔ کیا تمہارے معلمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟
جی ہاں! ہمارے معلمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔	

سوالات نمبر ۵

- ۱۔ اعراب کیا ہے؟
- ۲۔ اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟
- ۳۔ اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
- ۴۔ اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہیے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جزی میں کب؟
- ۵۔ تشنیہ کا اعراب بیان کرو۔
- ۶۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟
- ۷۔ اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔
- ۸۔ الْقَاضِي جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائیں گے؟
- ۹۔ الْقَاضِي سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھیں گے؟
- ۱۰۔ الْعَالِي کا تشنیہ اور جمع بناؤ۔
- ۱۱۔ اسم مثنیٰ کسے کہتے ہیں؟ ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

- ۱۲۔ تشنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟
- ۱۳۔ اَبٌ، اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھیں گے؟
- ۱۴۔ اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہے گی یا فاصلے سے؟
- ۱۵۔ ”ذُو“ کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تشنیہ و جمع و مؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟
- ۱۶۔ دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟
- ۱۷۔ مضاف پر حرفِ نداء داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟
- ۱۸۔ ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انہیں کوئی ضمیریں کہتے ہیں؟
- ۱۹۔ ”علی“ کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کریں۔

الدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ

أَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (أَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ) ہیں، اور ان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) قریب کے لیے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:

جمع	تثنیہ	واحد	
هَؤُلَاءِ	هَٰذَانِ (حالت نفعی)	هَٰذَا	
یہ بہت مرد	هَٰذَیْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو مرد	(یہ ایک مرد)	مذکر
هَؤُلَاءِ	هَٰتَانِ (حالت نفعی)	هَٰذِهِ	
یہ بہت عورتیں	هَٰتَیْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو عورتیں	(یہ ایک عورت)	مؤنث

(۲) بعید کیلئے (جن سے دُور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے) انکی عام صورتیں یہ ہیں:

جمع	تثنیہ	واحد	
أُولَآءِكَ جَوَا كَثْرًا وَأُولَآءِكَ	ذَٰلِكَ (حالت نفعی)	ذَٰكَ يَا ذَٰلِكَ	مذکر
لکھا جاتا ہے، وہ بہت مرد	ذَٰئِكَ (حالت نصبی و جری) وہ دو مرد	(وہ ایک مرد)	
أُولَآءِكَ جَوَا كَثْرًا وَأُولَآءِكَ	تَٰئِكَ (حالت نفعی)	تَٰكَ يَا تَٰئِكَ	مؤنث
لکھا جاتا ہے، وہ بہت عورتیں	تَٰئِكَ (حالت نصبی و جری) وہ دو عورتیں	تَٰلِكَ وَهِيَ عَوْرَتٌ	

تنبیہ ۱: اصل میں اسمائے اشارہ ذَا، ذَانِ وغیرہ بغیر ”ہا“ اور ”ک“ کے ہیں، مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲: كَذَلِكَ (ویسا ہی، ایسا ہی) اور هَكَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیہ ۳: اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (ك) ہے اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہ تبدیلی زیادہ تر ”ذَلِكَ“ میں ہوتی ہے، جیسے: ذَلِكَ، ذَلِكَمَا، ذَلِكَ، ذَلِكَنَّ، ان سب کے معنی ایک ہی ہیں، ذَلِكَمَا رَبُّكُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے)، ذَلِكَمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیہ ۴: اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مثنیٰ ہیں۔

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشاّر الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشاّر الیہ مل کر جملے کا ایک جزء یعنی مبتدا، فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

۳۔ مشاّر الیہ ہمیشہ معرف باللّٰم یا مضاف ہوتا ہے۔

۴۔ اگر مشاّر الیہ معرف باللّٰم ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیے، جیسے:

هَذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے، جیسے: كِتَابُكُمْ هَذَا (تمہاری یہ کتاب)، ابْنُ الْمَلِكِ هَذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے هَذَا كِتَابُكُمْ تو اس

کے معنی ہوں گے ”یہ تمہاری کتاب ہے“ اس صورت میں ”کِتَابُكُمْ“ مشارالیه نہیں بلکہ خبر ہے، اسی لیے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)۔

۵۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارالیه کے) جملے میں مبتدا واقع ہو تو دیکھیں:

(أ) اگر خبر معرف باللام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھادیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ۶ جملہ اسمیہ کے بیان میں آپ نے پڑھا ہے)، جیسے: هَذَا هُوَ الْكِتَابُ (یہ کتاب ہے)، أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (وہ لوگ (یا وہی لوگ) فلاح پانے والے ہیں)۔

ان مثالوں میں مشارالیه مقدر (دل میں پوشیدہ) ہے گویا دراصل یہ ہے: هَذَا الشَّيْءُ هُوَ الْكِتَابُ، أُولَئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

(ب) اگر خبر معرف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں، جیسے: هَذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)، اس مثال میں بھی مشارالیه مقدر ہے۔

(ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں، جیسے: هَذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے)، هَذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)۔

البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھادیتے ہیں، جیسے: هَذَا هُوَ كِتَابُكُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے)، ذَاكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہ ہی بادشاہ کا بیٹا ہے)۔

تنبیہ ۵: ابْنُ الْمَلِكِ هَذَا اور هَذَا ابْنُ الْمَلِكِ ان دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کرلو۔

تنبیہ ۲: ”هَهُنَا“ یا ”هُنَا“ (یہاں) اور ”هُنَاكَ“ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں، ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱

سرخی	حُمْرَةٌ	انجیر	تَيْنٌ
خالہ	حَالَةٌ	کچھ شک نہیں	لَا رَيْبَ
چچا	عَمٌّ (الف)	پھوپھی	عَمَّةٌ
پرہیزگار	الْمَتَّقِي	مقصود	مَطْلُوبٌ
نظارہ	مَنْظَرٌ (ل)	ہدایت	هُدًى
منہ	وَجْهٌ (ب)	قال (فعل ماضی مذکر) اس مرد نے کہا	قَالَ
اُس عورت نے کہا	قَالَتْ (مؤنث)	گویا کہ، جیسا کہ	كَانَ
شک	رَيْبٌ		

مشق نمبر ۱۱

۱. هَذَا هُوَ مَطْلُوبِي.
۲. هَذِهِ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ.
۳. هَذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ.
۴. هُوَ لِاَنَّ الْاَشْخَاصِ اِخْوَانِ.

۵. كِتَابُ هَذَا الْوَلَدِ نَظِيفٌ وَكَذَلِكَ وَجْهُهُ.
۶. كِتَابُ الْوَلَدِ هَذَا وَسَخٌّ.
۷. اِسْمُ هَذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبٌ.
۸. تِلْكَ الْمَنَاطِرُ حَسَنَةٌ.
۹. هَاتَانِ الْبِدَانِ نَظِيفَتَانِ.
۱۰. أَهَذَا أَخُوكَ أَمْ ذَاكَ؟
۱۱. ذَاكَ عَمِّي وَهَذَا ابْنُ عَمِّي.
۱۲. هَذَا الرَّجُلُ خَالِي وَتِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِي وَهَذِهِ عَمَّتِي.
۱۳. وَجْهٌ هَذِهِ الْإِبْنَةُ لَيْسَ بِقَبِيحٍ.
۱۴. أُخْتَايَ تَانِكَ قَائِمَتَانِ أَمَامَ مُعَلِّمَةٍ.
۱۵. هَذِهِ الْكَمْثَرَى حُلْوَةٌ جَدًّا وَكَذَلِكَ هَذَا التَّيْنُ.
۱۶. تِلْكَ الْبُيُوتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ.
۱۷. فِي يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ.
۱۸. ذَلِكَ الْكِتَابُ لِأَرِيْبٍ فِيهِ. هُدًى لِلْمُتَّقِينَ.
۱۹. أَوْلَانِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأَوْلَانِكَ هُمْ الْمُفْلِحُونَ.
۲۰. قِيلَ (كهاگیا) اَهْكَذَا عَرَشُكَ؟
۲۱. قَالَتْ كَأَنَّهُ (گویا كوه) هُوَ.
۲۲. اِنَّا هَهُنَا قَاعِدُونَ.

۲۳. فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَى فِرْعَوْنَ. (دیکھو سبق ۱۰-۷)

۲۴. قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ.

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱- یہ طیب عالم ہے۔
- ۲- میرا یہ دوست دولت مند ہے۔
- ۳- وہ دوست (جمع) دولت مند ہیں۔
- ۴- بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے۔
- ۵- یہ دونوں بھائی ہیں۔
- ۶- وہ اونٹنی خوبصورت ہے۔
- ۷- یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے۔
- ۸- اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟
- ۹- وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں۔
- ۱۰- یہ (ایک) اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں۔
- ۱۱- وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اُس کی ماں۔

سوالات نمبر ۶

- ۱- اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

- ۲۔ اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟
- ۳۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟
- ۴۔ مشارالیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟
- ۵۔ مشارالیہ معروف باللام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیے؟
- ۶۔ جب اسم اشارہ بغیر مشارالیہ کے جملے میں آئے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟
- ۷۔ كِتَابُكُمْ هَذَا اور هَذَا كِتَابُكُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے؟
- ۸۔ ذَلِكَ، ذَلِكَمَا، ذَلِكَمُ، ذَلِكَ، ذَلِكَمَا، ذَلِكَنَّ۔ ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟
- ۹۔ ذَلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے ”ك“ میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

الدَّرْسُ الثَّلَاثُ عَشَرَ

أَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ

۱۔ مَنْ (کون)، مَا (کیا)، مَاذَا (کیا)، أَيْشٌ (کیا)، أَيُّ (کونسا)، آيَةٌ (کونسی)، كَمْ (کتنا، کتنی)، كَيْفَ (کیسا، کیسی)، أَيْنَ (کہاں)، مَنَى (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، أَنَّى (کہاں سے، کس طرح سے)۔

تنبیہ ۱: اسمائے استفہام ”اَيُّ“ اور ”آيَةٌ“ کے سوا سب مبنی ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)

تنبیہ ۲: سبق ۶ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ ”هَلْ“ اور ”أُ“ سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام ہیں، یعنی جملے میں مبتدایا فاعل نہیں بن سکتے البتہ اسمائے استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲۔ اسمائے استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں، جیسے: مَنْ أَبُوكَ (تیرا باپ کون ہے؟)، مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انہیں مضاف کے بعد لانا چاہیے، جیسے: كِتَابٌ مَنْ (کس کی کتاب)، یا اسم استفہام پر ”لِ“ (حرف جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لاسکتے ہیں، جیسے: لِمَنْ الْكِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟)، لِمَنْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ (آج کے دن ملک کس کا ہے؟)۔

۳۔ حروف جارہ (دیکھو سلسلہ الفاظ نمبر ۶) اسمائے استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں، جیسے: لِمَنْ (کس کا)، لِمَا (کس کا)، بِكُمْ (کتنے میں)، إِلَى أَيْنَ

(کہاں کو)، مِنْ اَيْنَ (کہاں سے)، اِلَى مَتْنِي (کب تک)، مِمَّا دَرَّصَل ”مِنْ“
 ”مَا“ (کس چیز سے)، مِمَّنْ دَرَّصَل ”مِنْ مَنْ“ (کس شخص سے)، عَمَّا = ”عَنْ“
 ”مَا“ تھا (کس چیز سے، کس چیز کی نسبت)، فِيمَا (کس چیز میں)۔

۴۔ مَا بعض حروف جارہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے، چنانچہ لِمَا
 سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِيمَا سے فِيمَ ہو جاتا ہے۔

۵۔ اَيُّ اور اَيَّةُ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں، جیسے: اَيُّ رَجُلٍ يَأْتِي
 الرَّجَالَ (کونسا مرد)، اَيَّةُ مَرَأَةٍ يَأْتِي النِّسَاءَ (کونسی عورت)، سمجھ لیں ”اَيُّ“ کے
 بعد کمرہ تو واحد ہوگا اور معرف باللام جمع۔

۶۔ كَمَّ کے بعد اسم ”منسوب“ اور واحد ہوتا ہے، جیسے: كَمُّ دَرَهَمًا عِنْدَكُمْ
 (تمہارے پاس کتنے درم ہیں؟)، كَمُّ سَنَةٍ عُمْرُكَ (تیری عمر کتنے سال کی ہے؟)
 ۷۔ كَمَّ کبھی استفہام کے لیے نہیں بلکہ خبر کے لیے ہوتا ہے اسے كَمَّ خَبَرِيَّةً کہتے
 ہیں، اُس وقت اُس کے معنی ہوں گے ”کئی ایک“ یا ”بہترے“، كَمَّ خَبَرِيَّةً کے بعد
 اسم مجرور ہوتا ہے کبھی ”واحد“ کبھی ”جمع“، جیسے: كَمَّ عَبْدٌ يَأْتِي عِبِيدَ اَعْتَقْتُ (میں
 نے بہت سارے غلام آزاد کر دیئے)۔

كَمَّ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریہ کے بعد اکثر ”مِنْ“ کا بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے:
 كَمَّ مِنْ رُبِّيَّةٍ عِنْدَكَ؟، كَمَّ مِنْ دِينَارٍ يَأْتِي دَنَابِيْرَ صَرَفْتُهَا عَلَيَّ الْفُقَرَاءِ (میں
 نے بہتری اشرفیاں فقیروں پر خرچ کیں)۔

۱۔ غیر منصرف ہے اس لیے حالت جزی میں فتح دیا گیا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱

درمیان	بَيْنَ	کام، حکم	أَمْرٌ
پانچ	خَمْسَةٌ	سیاہی	حَبْرٌ
فرہ	سَمِينٌ (ج)	روپیہ	رُبِيَّةٌ
آرام	عَافِيَةٌ	ضروری	ضُرُورِيٌّ
سیاہی کا قلم	قَلَمُ الْحَبْرِ	لاٹھی	عَصَا
زبردست	قَهَّارٌ	پنسل، سیسہ کا قلم	قَلَمُ الرَّصَاصِ
دایاں ہاتھ، دائیں	يَمِينٌ	ایک	وَاحِدٌ
		بایاں ہاتھ، بائیں	يَسَارٌ

مشق نمبر ۱۲ (الف)

ہذا قَلَمُ الرَّصَاصِ .	۱ . مَا هَذَا؟
ذَٰكَ قَلَمُ الْحَبْرِ .	۲ . وَمَا ذَٰكَ؟
هَذِهِ دَوَاةٌ .	۳ . مَا هَذِهِ؟
فِي الدَّوَاةِ حَبْرٌ .	۴ . وَمَاذَا فِي الدَّوَاةِ؟
هَذَانِ عَمِيٌّ وَخَالِي .	۵ . مَنْ هَذَانِ الرَّجُلَانِ؟
تِلْكَ أُخْتِي الصَّغِيرَةُ زُبَيْدَةُ .	۶ . وَمَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْنَهُمَا؟
ذَٰكَ أَخِي الْكَبِيرُ حَامِدٌ .	۷ . أَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَكَ؟
هَؤُلَاءِ أَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ .	۸ . مَنْ هَؤُلَاءِ الرِّجَالِ؟

۹. مَنْ هُوَ لَاءِ النِّسَاءِ؟	هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِي مَدْرَسَةِ البَنَاتِ .
۱۰. أَيْنَ أَخُوكَ الصَّغِيرُ؟	هُوَ ذَهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ .
۱۱. مَتَى ذَهَبَ؟	ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ .
۱۲. لِمَنْ هَذَا الْكِتَابُ؟	هَذَا هُوَ كِتَابِي .
۱۳. مَنْ رَبُّكَ؟	اللَّهُ رَبِّي .
۱۴. مَنْ نَبِيُّكَ؟	مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيِّ .
۱۵. مَا دِينُكَ؟	الْإِسْلَامُ دِينِي .

مشق نمبر ۱۲ (ب)

۱. مَا اسْمُكَ يَا وَلَدٌ؟	اسْمِي عَبْدُ اللَّهِ يَا سَيِّدِي .
۲. مَا اسْمُ أَبِيكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟	اسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ .
۳. مِنْ أَيْنَ أَنْتُمْ؟	نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ .
۴. إِلَى أَيْنَ ذَاهِبُونَ أَنْتُمْ؟	نَحْنُ ذَاهِبُونَ إِلَى الْهِنْدِ .
۵. كَيْفَ حَالِكُمْ؟	الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ .
۶. كَمْ وَلَدًا لَكَ يَا خَالِدٌ؟	لِي خَمْسَةُ أَوْلَادٍ يَا سَيِّدِي .
۷. كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةً فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا سَيِّدِي! خَمْسُونَ بِنْتًا حَاضِرَةً الْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ .
۸. كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ وَالْأَخَوَاتِ؟	لِي أُخْتَانِ وَأَخٌ وَاحِدٌ .

۹. بِكُمْ هَذِهِ الْبَقْرَةُ السَّمِينَةُ؟	هَذِهِ الْبَقْرَةُ بَعِشْرَيْنِ رَبِيَّةً.
۱۰. لِمَ جَالَسْتُ أَنْتَ هَهُنَا؟	أَنَا جَالِسٌ لِأَمْرِ صَرُورِي.
۱۱. مَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى؟	هِيَ عَصَايَ.
۱۲. قَالَ: أَنَّى لَكَ هَذَا؟	قَالَتْ: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ.
۱۳. لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟	لِللَّهِ الْوَّاحِدِ الْقَهَّارِ.
۱۴. مَتَى نَصَرُ اللَّهُ؟	أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ.

مشق نمبر ۱۲ (ج)

ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھیں۔

۱. مَا هَذَا؟
۲. مَا هَذِهِ؟
۳. مَا ذَاكَ؟
۴. مَا تِلْكَ؟
۵. مَنْ هَذَا؟
۶. مَنْ هَذَانِ؟
۷. مَنْ هُوَ لَا؟
۸. أَيَشَ اسْمُكَ؟
۹. أَيْنَ أَخُوكَ يَا أَحْمَدُ؟
۱۰. مَا اسْمُ أَخِيكَ؟
۱۱. مَنْ ضَرَبَ أَخَاكَ؟
۱۲. مَنْ ضَرَبَ أَخِي؟
۱۳. كَمَ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ؟
۱۴. بِنْتُ مَنْ هَذِهِ؟
۱۵. أَيْنَ أَبُوهَا؟
۱۶. أَرَأَيْتَ أَبَاهَا؟
۱۷. أَرَأَيْتَ بَيْتَ أَبِيهَا؟
۱۸. آيَةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ أُمِّكَ؟

۱۹. كَيْفَ هَذَا الْكِتَابُ؟ سَهْلٌ أَمْ ۲۰. مَتَى ذَهَبَ أَبُوكَ إِلَى بَمْبَانِي؟

صَعْبٌ؟

عربی میں ترجمہ کریں

۱- تم کون ہو؟	جناب! (یا سیدی) میں حامد ہوں۔
۲- تمہارے والد کا نام کیا ہے؟	میرے والد کا نام حسن ابن علی ہے۔
۳- عبدالرحمن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں؟	اس کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔
۴- تمہارے سامنے کون عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے۔
۵- اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں۔
۶- وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں۔
۷- آج کتنے لڑکے حاضر ہیں؟	جناب! آج تیس لڑکے حاضر ہیں۔
۸- محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟	میں ایک ضروری کام کیلئے کھڑا ہوں۔
۹- یہ کتاب کتنے کی ہے؟	یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔
۱۰- خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب! میرے دو بھائی ہیں۔
۱۱- یہ چھوٹا کتا کس کا ہے؟	یہ میرے ماموں کا کتا ہے۔
۱۲- ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے جا رہے ہیں۔
۱۳- تمہارا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں

تنبیہ: چھٹے سبق میں جملہ اسمیہ اور دسویں سبق میں جملہ فعلیہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے، یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیہ ہوگا جسے ”انشائیہ“ بھی کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ خبریہ	۱. حَامِدٌ جَالِسٌ مبتدا خبر	۲. عَلِيٌّ رَجُلٌ سَخِيٌّ مبتدا موصوف صفت مل کر خبر
جملہ اسمیہ استفہامیہ	۳. مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ؟ اسم استفہام مبتدا خبر حرف جار مجرور (متعلق خبر)	
جملہ فعلیہ استفہامیہ	۴. هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ مَكْتُوبًا إِلَى خَالِدٍ؟ حرف استفہام فعل فاعل مفعول جار مجرور (متعلق فعل)	

سوالات نمبر ۷

۱۔ اسمائے استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے؟

۲۔ اسمائے استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیے؟

۳۔ اسمائے استفہام میں کونسا لفظ مُعْرَب ہے؟

۴۔ ”كَمْ“ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

- ۵۔ ”اُمِّي“ اور ”اَيَّةُ“ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔
- ۶۔ ”عَمَّ“ اور ”فِيْمَ“ اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

۱. لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها؟
۲. هل هو عمك؟
۳. وأية امرأة قائمة عند باب دارك ولماذا؟
۴. ومن عن يمينها؟ هل هو ولدها الكبير؟
۵. كم لك من الناقات يا صالح وكم لك من البقرات؟
۶. كم شاة عندك يا حامد وكم بقرة؟
۷. هل أرسل محمود مكتوبا إلى أبيه؟
۸. نعم يا سيدي! كم^١ مكتوب أرسل محمود إلى أبيه لكن ماجاء جواب من عنده.

١. كم خبریہ ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

الْفِعْلُ

۱- فعل در حقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے، جیسے: كَتَبَ (اُس نے لکھا)۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا، جیسے: يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)۔

بعض علماء صرف امر حاضر (اَكْتُبُ: لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں۔

۲- حروفِ اصلیہ فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں، جیسے: كَتَبَ (اُس نے لکھا) گو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں، جیسے: تَرَجَّمَ (اُس نے ترجمہ کیا)۔

تنبیہ ۱: لفظ کے حروفِ اصلیہ کو ”مادہ“ کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغہ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادے کے حروف رہتے ہیں، یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغہ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لیے اگر مصدری معنی بتلانے کے لیے اسی صیغہ کو لکھیں تو مناسب ہوگا تا کہ طالب کو لفظ کے مادے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ كَتَبَ کے معنی ”لکھنا ہیں“ اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں ”اُس نے لکھا۔“ ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے، جیسے: تَعَلَّمُوا الْكِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو)۔ الْكِتَابَةُ كَتَبَ کا اور الْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے۔

۱- حروفِ اصلیہ اور حروفِ زوائد کا بیان سبق: ۸ میں گزر چکا ہے۔

۳۔ حرفی ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سنا) كَرَّمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل ”سبق ۱۶“ اور چار حرفی فعل کا بیان ”سبق ۲۵“ میں ہوگا۔

الفعل الماضی المعروف

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے تمام صیغے حسب ذیل ہیں:

جمع	ثنیہ	واحد	(دائیں سے بائیں)
كَتَبُوا	كَتَبَا	كَتَبَ	مذکر
اُن بہت مردوں نے لکھا	اُن دو مردوں نے لکھا	اُس ایک مرد نے لکھا	غائب
كَتَبْنَ	كَتَبَتَا	كَتَبَتْ	مؤنث
اُن بہت عورتوں نے لکھا	اُن دو عورتوں نے لکھا	اُس ایک عورت نے لکھا	
كَتَبْتُمْ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتَ	مذکر
تم بہت مردوں نے لکھا	تم دو مردوں نے لکھا	تو ایک مرد نے لکھا	مخاطب
كَتَبْتِنَّ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتَ	مؤنث
تم بہت عورتوں نے لکھا	تم دو عورتوں نے لکھا	تو ایک عورت نے لکھا	
كَتَبْنَا*	كَتَبْنَا	كَتَبْتُ	مذکر
ہم بہت مردوں نے لکھا	ہم دو مردوں نے لکھا	میں ایک مرد نے لکھا	متکلم
كَتَبْنَا*	كَتَبْنَا*	كَتَبْتُ*	مؤنث
ہم بہت عورتوں نے لکھا	ہم دو عورتوں نے لکھا	میں ایک عورت نے لکھا	

تنبیہ ۲: کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ ”کَتَبْتُمَا“ دو دفعہ آ جاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اس کے دہرانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ جہاں ایسا نشان (*) ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳: فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو ”ضمائر مرفوعہ متصلہ“ کہتے ہیں۔

تنبیہ ۴: كَتَبْتُ (صیغہ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں، جیسے: كَتَبْتُ الْمُعَلِّمَةَ الْمَكْتُوبَ (اُستانی نے خط لکھا)۔ اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت ان کا تلفظ نہ کریں، جیسے: الرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوبَ، الرَّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوبَ۔

۵۔ فَعْلَ اور فُعْلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں، جیسے:

شَرِبَ (اُس ایک مرد نے پیا) شَرِبَا، شَرِبُوا سے شَرِبْنَا تک۔

كُرِّمَ (وہ ایک مرد بزرگ ہوا) كُرِّمًا، كُرِّمُوا سے كُرِّمْنَا تک۔

۶۔ فَعْلَ، فُعْلَ اور فُعْلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں، ان سب کا مجہول فُعْلَ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: كَتَبَ سے كَتِبَ (وہ لکھا گیا) شَرِبَ سے شَرِبَ (وہ پیا گیا)، كُرِّمَ سے كُرِّمَ۔

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے، اُسی کو نائب الفاعل

(فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اُسی کو رفع دیتے ہیں، جیسے: شَرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ”پینے والا“ (فاعل) کون ہے؟

۷۔ ماضی پر لفظ ”مَا“ (نافیہ) اُگادینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے، جیسے: مَا كَتَبَ (اُس نے نہیں لکھا)، مَا شَرِبَ (اُس نے نہیں پیا)۔

۸۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمہ میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں، جیسے:

قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا)۔

۹۔ چھٹے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزء فعل ہو وہ جملہ فعلیہ ہے۔ جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رُفْعِ میں ہوتا ہے، جیسے: جَلَسَ زَيْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدی ہو تو تیسرا جزء مفعول ہوتا ہے جو حالت نَصْبِ میں ہوا کرتا ہے (دیکھیں سبق ۱۰)، جیسے: أَكَلُ زَيْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)۔ ان کے سوا باقی سب متعلقات کہلاتے ہیں، جیسے: مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ)، فِي الْبَيْتِ (گھر میں)، الْيَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں، جیسے: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین) اس جملہ میں الْيَوْمَ اور لَكُمْ متعلقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے۔

۱۰۔ جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا۔ (خواہ فاعل تشنیہ ہو یا جمع)، البتہ

فاعل مذکر کے لیے مذکر کا صیغہ آئے گا اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ، جیسے: كَتَبَ
وَلَدًا، كَتَبَ وَلَدَانِ، كَتَبَ أَوْلَادًا، كَتَبَتُ ابْنَةً، كَتَبَتُ ابْنَتَانِ اور كَتَبَتُ
بَنَاتًا۔ مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہوں گے۔ اس مسئلہ کی تفصیل^۱
”سبق ۱۸“ میں لکھی جائے گی۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۳

تثبیہ:۔ ذیل کے سلسلہ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ
دیا گیا ہے۔

ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک
فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کر لیں خصوصاً مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی
تکلیف برداشت کریں۔

أَكَلَ (يَأْكُلُ)	کھانا	بَعَثَ (يَبْعَثُ)	بھیجنا
تَرَكَ (يَتْرُكُ)	چھوڑنا	خَرَجَ (يَخْرُجُ)	نکلنا
دَخَلَ (يَدْخُلُ)	داخل ہونا	طَلَبَ (يَطْلُبُ)	مانگنا، بلانا
طَلَعَ (يَطْلُعُ)	طلوع ہونا	عَرَبَ (يَعْرَبُ)	غروب ہونا
غَلَبَ (يَغْلِبُ)	غالب ہونا	فَتَحَ (يَفْتَحُ)	فتح کرنا، کھولنا
فَرِحَ (يَفْرَحُ)	خوش ہونا	فَهِمَ (يَفْهَمُ)	سمجھنا
قَتَلَ (يَقْتُلُ)	قتل کرنا	نَجَحَ (يَنْجَحُ)	کامیاب ہونا

جو لوگ، وہ لوگ جو	الَّذِينَ	قریبی رشتہ دار	أَقْرَبُونَ
اب تک	إِلَى الْآنَ	ابھی	الْآنَ
باغ	جَنَّةٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	تَمْرِيضٌ
کھیتی	زَرْعٌ (ب)	سب کے سب	جَمِيعٌ
گواہی، سند	شَهَادَةٌ	چور	سَارِقٌ
سال، سالِ رواں	الْعَامُ	کھانا	طَعَامٌ
خوشی، خوش ہونا	فَرَحٌ (مصدر)	لڑکا، غلام، خادم	غُلَامٌ
بات	قَوْلٌ (الف)	گروہ، جماعت	فِتْنَةٌ
جیسا کہ	كَمَا	گویا کہ	كَأَنَّمَا
شفا خانہ، ہسپتال	الْمُسْتَشْفَى	اس لیے کہ	لِأَنَّ
مگر	إِلَّا	(جمع: مَرَضَى) بیمار	مَرِيضٌ
تکڑا، پارہ	جُزْءٌ	تو، پھر، کیونکہ، پس	فَ

مشق ۱۳ (الف)

الْمَاضِي الْمَجْهُولُ ^۲	الْمَاضِي الْمَعْرُوفُ ^۱
هُوَ (يَا الْقُرْآنُ) قُرْءٌ.	هُوَ (يَا رَشِيدُ) قُرْءَ الْقُرْآنِ.
قُرْءَ الْقُرْآنِ.	قُرْءَ رَشِيدُ الْقُرْآنِ.

۱۔ فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ ۲۔ مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے ساتھ فاعل کا ذکر ہی نہ ہو۔

هُمَا (يَا رَجُلَانِ) طَلِبَا.	هُمَا (يَا رَجُلَانِ) قَرَأَ اِكْتَابًا.
هُمُ (يَا الرَّجَالَ) طَلِبُوا.	هُمُ (يَا الرَّجَالَ) قَرَأُوا الْقُرْآنَ.
هِيَ (يَا بِنْتُ) طَلِبَتْ.	هِيَ (يَا بِنْتُ) كَتَبَتْ مَكْتُوبًا.
هُمَا (يَا بِنْتَانِ) طَلِبَتَا.	هُمَا (يَا بِنْتَانِ) كَتَبَتَا مَكْتُوبَيْنِ.
هُنَّ (يَا الْبَنَاتُ) طَلِبْنَ.	هُنَّ (يَا الْبَنَاتُ) كَتَبْنَ مَكَاتِيبَ.
أَنْتِ بَعِثْتِ إِلَى لَاهُورَ.	أَنْتِ أَكَلْتِ تَفَاحًا.
أَنْتُمَا بَعِثْتُمَا إِلَى كَرَاتَشِي (کراچی)	أَنْتُمَا أَكَلْتُمَا رُمَانًا.
أَنْتُمْ بَعِثْتُمْ إِلَى مَكَّةَ.	أَنْتُمْ أَكَلْتُمْ بَطِيخًا.
أَنْتِ بَعِثْتِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.	أَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ.
أَنْتُمَا بَعِثْتُمَا إِلَى الْبَيْتِ.	أَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ.
أَنْتَنْ بَعِثْتَنْ إِلَى الْمُسْتَشْفَى.	أَنْتَنْ طَلَبْتَنْ الْعِلْمَ.
أَنَا بَعِثْتُ إِلَى دِهْلِي.	أَنَا شَرِبْتُ مَاءً.
نَحْنُ بَعِثْنَا إِلَى كَلِكْتَةَ.	نَحْنُ شَرِبْنَا لَبْنًا.

مشق نمبر ۱۳ (ب)

نَعَمْ يَا سَيِّدِي! قَرَأْتُ جُزْءً مِنْهُ.	۱. يَا رَشِيدُ! هَلْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ؟
نَعَمْ! كَتَبْتُ الْبَارِحَةَ.	۲. هَلْ كَتَبْتَ الْمَكْتُوبَ إِلَى أَبِيكَ؟
مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَى الْآنَ.	۳. مَتَى طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟

نعم! غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ.	۴. هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ؟
يَا سَيِّدِي! أَكَلْتُ الْخُبْزَ مَعَ اللَّبَنِ.	۵. مَاذَا أَكَلْتِ الْيَوْمَ يَا مَرِيْمُ؟
بُعِثَ أَبِي إِلَى اللَّهِ أَبَادًا.	۶. إِلَى أَيِّنَ بُعِثَ أَبُوكَ؟
هِيَ أُمِّي دَخَلَتْ الدَّارَ.	۷. مَنْ دَخَلَ الدَّارَ؟
هُمَا أَخَوَايَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ.	۸. وَمَنْ خَرَجَ مِنْهَا؟
ضَرَبْتُهُمَا أُمِّي.	۹. مَنْ ضَرَبَ أَخَوَيْكَ؟
لَا! مَافْتِحَ إِلَى الْأَنْ.	۱۰. هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ؟
لِأَنَّ هُمَا نَجَحَا فِي الْإِمْتِحَانِ.	۱۱. لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَرَشِيدٌ؟
نَجَحَ خَمْسُونَ وَلَدًا فِي هَذَا الْعَامِ.	۱۲. كَمْ وَلَدًا نَجَحَ فِي الْإِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ؟
مَا فَهِمْنَا قَوْلَكُمْ.	۱۳. هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟
لِأَنَّ لِسَانَكُمْ هِنْدِيَّ.	۱۴. لِمَ مَا فَهِمْتُمْ كَلَامِي؟
طَلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ.	۱۵. لِمَ طَلِبْتِ فِي الدِّيَوَانِ؟
بُعِثْتُ لِلتَّمْرِ بِيضٍ (لِخِدْمَةِ الْمَرْضَى).	۱۶. لِمَ بُعِثْتَ إِلَى الْمُسْتَشْفَى يَا أُخْتِي؟

مشق نمبر ۱۳ (ج)

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. كَمْ (خبریه) مِنْ فِتْنَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِتْنَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ.

۱. اَخُّ كَاتِبْنِيهِ اَخْوَانِ يَا اَخْوَيْنِ.

۲. مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا.
۳. كَمْ (خبریہ) تَرَكَوْا مِنْ جَنَّتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ. (شاندار مقامات)۔
۴. لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ.
۵. فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي.
۶. فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ.
۷. كُتِبَ (فرض کیا گیا) عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ.
۸. وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ: اردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے۔

۱۔ حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں! اب تک اُس نے کھانا نہیں کھایا۔
۲۔ تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں! میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔
۳۔ تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا۔
۴۔ تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں! ایک گھنٹہ پہلے وہ مدرسہ گئی۔

۱۔ جب ۲۔ زندہ دفنائی ہوئی (لڑکی)۔

آفتاب ابھی طلوع ہوا۔	۵۔ آفتاب کب طلوع ہوا؟
وہ مدرسہ کے معلمین ہیں۔	۶۔ مسجد میں کون داخل ہوا؟
وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔	۷۔ وہ کون گھر سے نکلا؟
ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی۔	۸۔ تم (مؤنٹ) نے میری بات سمجھی؟
اس لیے کہ تمہاری زبان عربی ہے۔	۹۔ تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟
جی ہاں! ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔	۱۰۔ کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟
جناب! شیر کو میں نے مارا۔	۱۱۔ شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)؟
وہ بازار بھیجا گیا۔	۱۲۔ تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟

الدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

الفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل میں زمانہ حال و استقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے، جیسے:
يَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔

۲۔ ”ی“، ”ت“، ”ا“ اور ”ن“ علامات مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع (ُ) دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے يَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اِفْتَحُ، نَفْتَحُ۔ مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

جمع	ثنیہ	واحد	(دائیں سے بائیں)
يَفْتَحُونَ	يَفْتَحَانِ	يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)	مذکر غائب
يَفْتَحْنَ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولے گی)	مؤنث
تَفْتَحُونَ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولے گا)	مذکر مخاطب
تَفْتَحْنَ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحِينَ (تو کھولتی ہے یا کھولے گی)	مؤنث
نَفْتَحُ	نَفْتَحُ	اِفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	مذکر متکلم
=	=	(میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	مؤنث

۳۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے، یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ جیسے فَتَحَ کا مضارع یَفْتَحُ، ضَرَبَ کا یَضْرِبُ اور كَرُمَ کا یَكْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱: تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲: ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ (ـُ) اور ما قبلِ آخر سے پہلے والے حرف کو فتح (ـَ) دو، جیسے: یَضْرِبُ سے یَضْرِبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)۔ یَفْتَحُ سے یَفْتَحُ، یَكْرُمُ سے یَكْرُمُ۔

۵۔ مضارع مثبت کو منفی بنانے کے لیے اکثر ”لَا“ لگایا جاتا ہے کبھی ”مَا“ بھی لگا دیتے ہیں، جیسے: لَا يَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا) مَا يَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

تنبیہ ۳: مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو ”سَ“ یا ”سَوْفَ“ (عنقریب) لگا دیں، جیسے: سَيَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا)، سَوْفَ تَعْلَمُونَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لو گے)۔

۶۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں، عربی میں اس کی دو

قسمیں ہیں: (۱) متصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں۔ (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالتِ نصبی میں ہوتا ہے اس لیے مفعول کی ضمیریں ضمائرِ منصوبہ کہلاتی ہیں۔

۷۔ ضمائرِ منصوبہ متصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائرِ مجرورہ متصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھیں درس: ۱۱) صرف واحد متکلم میں ”—ی“ کی جگہ ”نی“ لگانا پڑتا ہے، جیسے:

ضَرَبَهُ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبْنِي، ضَرَبْنَا تک اور يَضْرِبُهُ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا)، يَضْرِبُهُمَا سے يَضْرِبُنِي، يَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہیں۔ لیکن فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوهُ (تم نے اس کو مارا)، ضَرَبْتُمُوهُمَا وغیرہ کہنا چاہیے۔

۸۔ ضمائرِ منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں:

إِيَّاهُ (اسی ایک مرد کو)، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ، إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُم، إِيَّاكِ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُنَّ، إِيَّايَ، إِيَّانَا۔

کلام میں زیادہ زور اور ”حَصْر“ پیدا کرنے کے لیے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصاً جبکہ اُن کو فعل پر مقدم کر دیں، جیسے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ: ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

عَمَلَ (يَعْمَلُ) کرنا، عمل کرنا	خَلَقَ (يَخْلُقُ) پیدا کرنا
فَطَرَ (يَفْطُرُ) پیدا کرنا	رَفَعَ (يَرْفَعُ) اٹھانا، بلند کرنا
فَعَلَ (يَفْعَلُ) کرنا	سَأَلَ (يَسْأَلُ) پوچھنا، سوال کرنا
مَلَكَ (يَمْلِكُ) مالک ہونا	ظَلَمَ (يَظْلِمُ) ظلم کرنا
نَظَرَ (يَنْظُرُ) دیکھنا	عَبَدَ (يَعْبُدُ) پوجنا، بندگی کرنا
أَهَمُّ بہت توجہ کے قابل بہت ضروری	إِبِلٌ (اسم جنس) اونٹ
صَبَاحًا صبح کے وقت	إِنَّمَا صرف، اور کچھ نہیں
مَسَاءً شام کے وقت	بَرِيٌّ بری، الگ
ضُرٌّ نقصان	بَطْنٌ (ب) پیٹ
عَابِدٌ پوجنے والا	جُزْءٌ کسی چیز کا ایک ٹکڑا، قرآن کا پارہ
كَافِيٌّ کافی	جَرِيدَةٌ (جمع: جَرَائِد) اخبار
مَعَاذَ اللَّهِ خدا کی پناہ، خدا بچائے	الْجَمَاعُ (یا الْمَسْجِدُ الْجَمَاعُ) جامع مسجد
إِي وَاللَّهِ (اس کا مختصر ایو) خدا کی قسم	رَادِيُو ریڈیو
وَجُعٌ درد	أَمْسٌ کل (جو دن گزر گیا)
يَتِيمٌ (جمع: يَتَامَى) جس بچے کا والد گزر جائے	عَدَا کل (جو دن آئیو والا ہے)

مَشَقُّ نَمْبَرِ ۱۳ (الف)

نَعْمَ! أَفَهَمَهُ قَلِيلًا.	۱. هَلْ تَفَهُمُ اللِّسَانَ العَرَبِيَّ؟
تَكْتُبُهُ أُخْتِي مَرِيَمُ.	۲. مَنْ يَكْتُبُ هَذَا الكِتَابَ؟
يَا سَيِّدِي! أَنَا لَا أَكْتُبُ لِأَنَّ فِي يَدِي وَجْعٌ.	۳. مَا شَاءَ اللّٰهُ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَأَنْتَ لَا تَكْتُبُ
أَنَا أَذْهَبُ إِلَى السُّوقِ.	۴. إِلَى أَيِّ تَذْهَبُ يَا أَحْمَدُ؟
سَارَجِعُ مِنْهَا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ.	۵. مَتَى تَرْجِعُ مِنَ السُّوقِ
يَا سَيِّدِنَا! نَقْرَأُ تَسْهِيْلَ الأَدَبِ.	۶. يَا أَوْلَادًا! أَيِّ كِتَابٍ تَقْرَأُونَ؟
نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّايَ وَلَا القَهْوَةَ.	۷. هَلْ تَشْرَبُونَ الشَّايَ؟
لَا! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ.	۸. هَلْ بَعَثْتُمْ إِلَى الحَاكِمِ اليَوْمَ؟
طَلَبْنَا أَبُوْنَا إِلَى بَمْبَايِ.	۹. مَنْ طَلَبَكُمْ إِلَى بَمْبَايِ (بمبئي)؟
اللّٰهُ خَلَقَنِي وَخَلَقَ وَالدِّيَّ.	۱۰. هَلْ تَعْلَمُونَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدِيكُمْ؟
إِنَّمَا أَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِي.	۱۱. مَاذَا تَطْلُبِينَ مِنَّا يَا عَائِشَةَ؟
لَا وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْنَاكُمْ هُنَاكَ.	۱۲. هَلْ رَأَيْتُمُونَا أَمْسَ فِي الْجَامِعِ؟
أَيُّ وَاللّٰهِ! أَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَاءً.	۱۳. هَلْ تَسْمَعُ أَخْبَارَ الحَرْبِ فِي الرَّادِيُو؟

۱۴. وَهَلْ تَقْرَأُ الْجَرَائِدَ؟	كَيْفَ لَا أَقْرَأُهَا وَهِيَ مِنْ أَمَمِ الْأُمُورِ.
۱۵. مَاذَا تَعَلَّمُ فِي هَذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيمَةِ؟	مَعَاذَ اللَّهِ مِنْ شَرِّهَا. فَإِنَّهَا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي أَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ.

مشق نمبر ۱۴ (ب)

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ.
۲. لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلِكُمْ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ.
۳. إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ.
۴. قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا.
۵. الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا (ناجائز طور پر) إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا.
۶. وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي؟

۱۔ یہاں ما استفہامیہ ہے، مالی کے معنی ہوں گے ”کیا ہے مجھے“، یعنی مجھے کیا ہوا ہے کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔

۷. أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ؟ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ؟
۸. قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ. وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (دِينِي).
۹. لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱- تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟	جناب! میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں۔
۲- تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟	جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔
۳- آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔
۴- دربان کہاں گیا؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔
۵- کیا تو آج تفریح کے لیے جائے گا؟	نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤں گا۔
۶- محمود نے کھانا کھایا؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائے گا۔
۷- تم کس کی پوجا کرتے ہو؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے۔
۸- تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں۔
۹- ہم سے کونسی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبی طلب کرتے ہیں۔
۱۰- کیا تم ہر روز قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں۔

۱- مَا موصولہ ہے یعنی ”جو“، ”جس کو“ ۲- كَلَّ يَوْمٌ = ہر روز

عربی میں ایک خط

أَنَا أَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوبًا إِلَىٰ أَخِي الصَّغِيرِ وَكَتَبْتُ فِيهِ:

أَيُّهَا الْأَخُ الْعَزِيزُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

أَنْتُمْ جَمِيعُكُمْ تَفْرَحُونَ فَرَحًا شَدِيدًا لَمَّا تَعْلَمُونَ أَنِّي قَرَأْتُ

وَرَفَقَائِي الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ فِي مُدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَالْآنَ

نَفْهَمُ قَلِيلًا مِنْ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلِهَذَا أَكْتُبُ مَكْتُوبًا فِي الْعَرَبِيِّ. وَسَبْدًا

(إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى) بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِيَّ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ.

يَا أَخِي! لِمَ لَا تَقْرَأُ هَذَا الْكِتَابَ؟ فَإِنَّهُ سَهْلٌ جِدًّا، لَيْسَ بِصَعْبٍ

مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّائِجَةِ فِي الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيمَةِ. نَحْنُ قَرَأْنَاهُ

فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا. وَسَتَعْلَمُ أَنْتَ إِذَا بَدَأْتَ هَذَا الْكِتَابَ أَنَّ الْعَرَبِيَّ لَيْسَ

بِصَعْبٍ كَمَا يَحْسَبُهُ الطَّالِبُونَ.

أَطْلُبُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِي

وَلَكُمْ وَلِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ. آمِينَ.

وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيْرِكَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۔ جب ۲۔ بدء = شروع کرنا۔ ۳۔ جو کتابیں رائج ہیں۔ ۴۔ جیسا کہ خیال کرتے ہیں اس کو۔

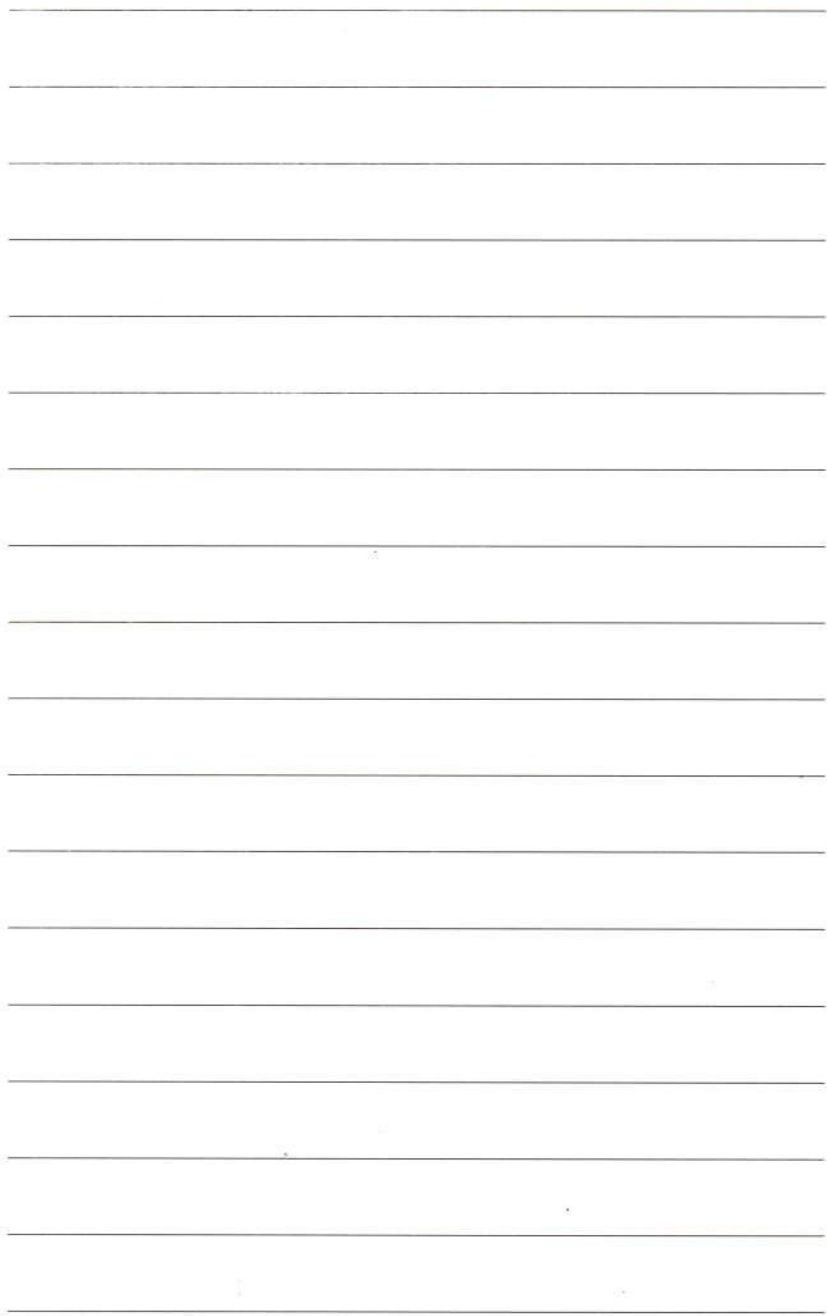
سوالات نمبر ۸

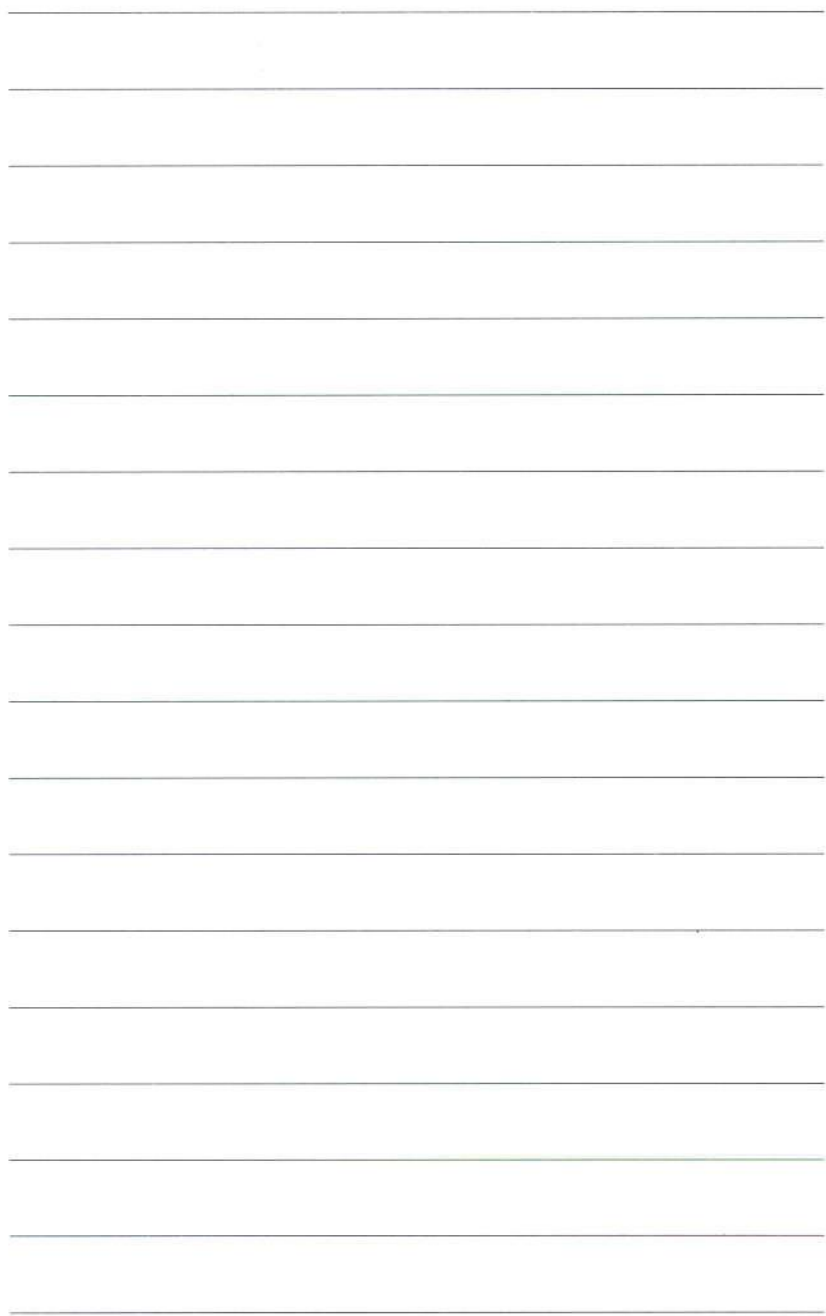
- ۱۔ فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
- ۲۔ فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟
- ۳۔ لفظ کا مادہ کسے کہتے ہیں؟
- ۴۔ افعال مجرد میں کونسا صیغہ محض مادّے کے حروف سے بنتا ہے؟
- ۵۔ افعال اور اسماء مشتقہ اور مصادر میں حروف اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟
- ۶۔ فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟
- ۷۔ ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟
- ۸۔ عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟
- ۹۔ فاعل کی وحدت و جمع و تذکیر و تانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟
- ۱۰۔ فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟
- ۱۱۔ ضَرْبَةٌ میں ”ة“، کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟
- ۱۲۔ اِيَّاكَ کیا لفظ ہے؟
- ۱۳۔ ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جائے اور منفی کس طرح؟
- ۱۴۔ فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہوا سے کیا کہتے ہیں؟

- ۱۵۔ علاماتِ مضارع کیا ہیں؟
- ۱۶۔ تَكْتُبُ کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں اور تَكْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے؟
- ۱۷۔ مضارع میں کون کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟
- ۱۸۔ ”سَ“ یا ”سَوْفَ“ لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

قد تمّ الجزء الاول من كتاب تسهيل الأدب في لسان
العرب فالحمد لله ويليهِ الجزء الثاني.
الحمد لله ”عربی کا معلم“ حصہ اول بعونہ تعالیٰ ختم ہوا،
اب دوسرا حصہ سبق سولہ (۱۶) سے شروع ہوگا۔







من منشورات مكتبة البشري

الكتب العربية

المطبوع

- هادي الأنام إلى أحاديث الأحكام
فتح المغطى شرح كتاب الموطأ للإمام محمد (المجلد الأول)
صلاة الرجل على طريق السنّة والآثار
صلاة المرأة على طريق السنّة والآثار
الهداية شرح بداية المبتدي المجلد ١-٨
العقيدة الطحاوية (ملون)

سيطبع قريباً بعون الله تعالى

- هداية النحوم الخلاصة والأسئلة والتمارين
مختصر القدوري (ملون)
زاد الطالبين
كافية (ملون)
اصول الشاشي (ملون)
نور الأنوار (ملون)
المقامات الحريية (ملون)
السراجي (ملون)
القاموس البشري (عربي-اردو) (ملون)
الأحاديث المنتخبة

مطبوعات مكتبة البشرية اردو کتب

طبع شدہ

الحزب الأعظم مترجم (درمیانہ سائز)	لسان القرآن جلد اول اور مفتاح
الحزب الأعظم مترجم (جیبی سائز)	لسان القرآن جلد دوم اور مفتاح
”الحجامة“ (حجامة علاج بھی، سنت بھی)	تعلیم الاسلام مکمل (رنگین)
تیسر المنطق (رنگین)	تسهیل جمال القرآن (رنگین)

(انشاء اللہ جلد دستیاب ہو جائیگی)

زیر طبع

(رنگین)	تفسیر عثمانی (اردو)	لسان القرآن جلد سوم اور مفتاح
(رنگین)	عربی کا معلم	بہشتی گوہر
(رنگین)	صفوة المصادر	منتخب احادیث
	علم الصرف کامل	فضائل اعمال
		تسهیل المبتدی

Published

English Books

- Tafsir-e-Uthmani Vol-1
- Tafsir-e-Uthmani Vol-2
- Lisaan-ul-Quran Vol-1 & Key
- Lisaan-ul-Quran Vol-2 & Key
- Al-Hizb-ul-Azam

To be published shortly Insha Allah

English :

- Tafsir-e-Uthmani Vol-3
- Lisaan-ul-Quran Vol-3 & Key

Other Languages :

- Riyad Us Saliheen (Spanish)
- Al-Hizb-ul-Azam (French)